

تحریک جدید نمبر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ الْأَخِلَّاءِ يَوْمَئِذٍ

POSTAL  
REGISTRATION  
NO. P/GDP-23.



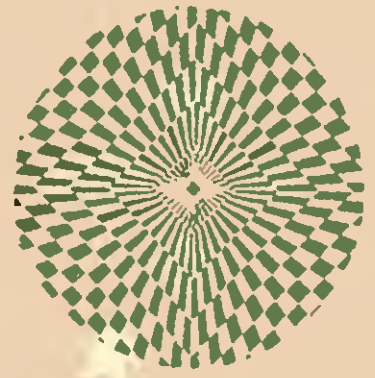
ایڈیٹر:-  
مینیر احمد خادم  
نائبین:-  
قریشی محمد فضل اللہ  
محمد نسیم خان

جلد  
۴۳  
شمارہ  
۴۳، ۴۴

۲۷ اکتوبر و ۳ نومبر ۱۹۹۴ ع

۲۷ اثناء و ۳ نبوت ۱۳۷۳ ہ

۲۱ و ۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۵ ہجری

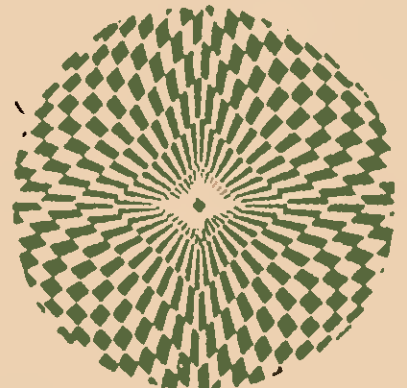


\* تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی قسم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔

\* تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔

\* تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(الفضل جلد ۳ شمارہ ۲۸۰)



شبیبہ مبارک سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی  
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (دورِ خلافت: ۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) بانی تحریک جدید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہفت روزہ سداق قادیان

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۹۳ء

## اسلامی فتوحات کی کلید۔ تحریک جدید

باوجود غربت و کمزوری کے اموال و نفوس کی قربانی جماعت مومنین کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اس فریضہ کو سب سے بڑھ کر اور نہایت شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ادا فرمایا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **رَانَ اللّٰهُ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ بِاَنْ لَّهْمُ الْجَنَّةُ**۔ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کے اموال و نفوس جنت کے عوض میں خرید لئے ہیں۔ درحقیقت یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہی نعمتیں ہیں۔ اگر ہم ان کو خدا کی راہ میں استعمال کریں گے تو اس کی رضا کی جنت حاصل ہو جائے گی۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں قیام شریعت اور احیاء دین کا کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے جو آپ کی دنات کے بعد خلفاء کرام کے ذریعہ جاری و ساری ہیں۔ اس راہ میں مخالفین و معاندین کی طرف سے نت نئی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں جس کے نتیجے میں قدم رکنے کی بجائے تیزی سے اٹھنے لگتے ہیں۔

ایسے ہی ۱۹۳۳ء میں مجلس احرار انگریزی حکومت کی پشت پناہی پر جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کی تمنا لے کر اٹھی تھی۔ اور احرار میڈرغواہ اللہ شاہ بخاری نے فخریہ انداز میں دعویٰ کیا کہ "مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔" اور یہ کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایسے نامساعد حالات میں مجلس احرار کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"ہم ان سے کہتے ہیں کہ تم کیا اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکرائے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چلنا چور ہو جائیں گے اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چلنا چور ہو جائیں گے"

دوسری طرف آپ نے احباب جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق "تحریک جدید" کے نام سے ایک تحریک پیش فرمائی جس کے ذریعہ سے اس مخالفت کا منہ توڑ جواب دینا منظور تھا۔ آپ نے ایک وسیع پروگرام جماعت کے سامنے رکھا جو نہایت بابرکت ثابت ہوا جس کی کئی شاخیں تھیں۔ بعض تبلیغ کے ساتھ بعض تربیت اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے لئے روپیہ مہیا کرنا بھی ضروری تھا۔ اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے عیش و آسائش کو بجلی چھوڑ کر اپنی ضروریات کو بھی کم سے کم کر دیا جائے۔ اور جس حد تک ممکن ہو بچت کر کے روپے پیسے اکٹھے کئے جائیں تاکہ اشاعت اسلام کے لئے مساجد بنائی جاسکیں، قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اشاعت کی جائے۔ اسلام کے خلاف چھینے والے گندے لٹریچر کو جو اب دیا جائے۔ مساجد و مشن اڈمنسٹر ٹائم ہوں۔ تعلیمی و رفاهی ادارے بنائے جائیں اور خدا کی توحید و رسالت محمدیہ کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے کو پہنچایا جائے۔ ابتدا میں آپ نے جماعت سے ۲۷ ہزار روپے کی تحریک کی جس کے لئے تین سال کی مدت مقرر فرمائی تاکہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی جاسکے۔ بعض مخلصین جماعت نے سمجھا کہ یہ تحریک ایک سال کے لئے ہے۔ اور اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر چندے لکھوا دیئے۔ بعض نے تین تین ماہ کی تنخواہیں لکھوا دیں۔ بعد میں جب ان پر کھلا کہ یہ تحریک تین سال کے لئے ہے تو کسی ایک نے بھی اپنی رقم کو کم نہ کیا۔ پھر بعد میں جب یہ تحریک مستقل نوعیت اختیار کر گئی تب بھی مخلصین



شہید مبارک

سیدنا حضرت

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ

العزیز

ایدہ اللہ تعالیٰ

آپ نے تحریک جدید کے ساتھیوں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ حسب سابق دفتر اول کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کی ہے۔ دفتر دوم کی مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہوگی اور دفتر سوم لجنہ امار اللہ کی ذمہ داری میں ہے جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے وہ انصار اللہ کے سپرد ہے۔ اور چھوٹے نیچے لجنہ امار اللہ کے سپرد ہوں گے جو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں ان کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی۔ اور تمام نومبائے عین اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء)

اپنے وعدوں کو کم کرنے کی بجائے بڑھاتے ہی چلے گئے۔ پس مخلصین جماعت نے نہ صرف مقررہ مارگٹ ہی پورا کیا بلکہ بہت بڑھ کر مالی قربانیاں پیش کر دیں اور اس طرح قادیان سے "شائی جانے والی" جماعت ایک ایک کر کے دوسرے ملکوں میں پھیلی گئی۔ اور اسلامی سہارے اصولوں و تائید الہی کے سبب مقبول ہوتی گئی۔ اور اب تو سال رواں میں مسلم سٹیٹس اور احمدیہ کے ذریعہ توجہ کھل کر روشن ہو گیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجنے کی بجائے اس کی شہرت کا ڈنکا اکناف عالم میں بجنے لگا ہے۔

انہوں نے ان حقیقتوں کو جو بعض یکہ بان یا ریاضی لگانے والے غریب و متوسط گھرانوں کے افراد نے اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اپنے امام کے قدموں میں اخلاص و اموال کی صورت میں نچا اور کئے تھے اور اس کے نتیجے میں جو غیر معمولی ترقیات و فتوحات نصیب ہو رہی ہیں، برطانیہ، امریکہ یا دیگر ملکوں کی کرنسی کی کرمات گردانا۔ دوسری طرف سینکڑوں افراد نے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ اور اپنے اہل و عیال و وطن سے دور خدا کے نام پر ہر چہ باادب دیکھتے ہوئے نکل پڑے۔ پتے پتے ہوئے صحراؤں میں پہنچے خوفناک جنگل پار کے۔ مشکل ترین جنگی و تیزی کے لمبے سفر طے کرتے ہوئے ہر ایسی جگہ کو تلاش کیا جہاں خدا سے اس کی مخلوق منہ موڑے ہوئے تھی۔ اور اپنی انتھک محنتوں سے شجر احمدیت کے بیج بوٹے گئے۔ اور آج بفضلہ تعالیٰ ۱۴۳۳ مالک میں اس ثمر دار درخت کے سائے تلے ہزاروں اقوام آکر آرام پاتی ہیں۔ یہ سب کچھ تحریک جدید کی برکات ہی تو ہیں۔ یہ عالمی تحریک اپنے تمام تقاضوں کے ساتھ جاری رہے گی جب تک اس کے تمام مقاصد پورے نہیں ہو جاتے۔ اور اس کے لئے جہانی و مالی قربانیوں کی ضرورت باقی رہے گی اور اس میں حصہ لینے والے افراد اپنا اجر پاتے رہیں گے اور ان کے نام اور قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ !!

تحریک جدید کے اولین مجاہدین کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی۔ ۱۹۳۴ء میں دفتر دوم کا، ۱۹۶۵ء میں دفتر سوم کا اور ۱۹۸۵ء میں دفتر چہارم کا آغاز ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر اولے مجلس انصار اللہ، (بانی دیکھئے ص ۱۹ پر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

# شریف جیولرز

پروپرائیٹرز۔  
حنیف احمد کامران  
صابی شریف احمد  
اقصی روڈ۔ ریمو۔ پاکستان  
PHONE: 04524 - 649.

طالبان دعا۔

# آلو ریڈرز

AUTO TRADERS.

۱۶- مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

# ارشاد نبوی

اَرشِدُ وَاٰخَاكُمُ  
(اپنے بھائی کو ہدایت کرو)

(منجانب)۔  
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی



# اگر تم اپنے اعمال کو زینت بننا چاہتے ہو تو نرمی اختیار کرو

## اگر تم بنی نوع انسان سے کٹ گئے تو اللہ تعالیٰ سے کٹے جاؤ گے

غصہ سے بچو، خوشی میں حد اعتدال سے آگے نہ بڑھو، جب ملے تو اپنے حق سے زیادہ نہ لو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مسجد فضل لندن

لندن ۲۸ اکتوبر (ایم۔ ٹی۔ لے)  
 سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعی ایہ اللہ بنصرہ العزیز امریکہ وینیڈا کے اپنے ایک ماہ سے زائد بلیغی و تربیتی دورے کے بعد بجز دعائیت لندن تشریف لے آئے اور آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے کامیاب دورے کا مختصر ذکر کرتے ہوئے امریکہ وینیڈا کی جماعتوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے اپنے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی شرافتیں آپ کی منتظر ہیں اسی لئے نکلیں اور دیوانہ وار خدا کے پیغام پہنچیں حضور نے فرمایا اسی سال دعوت الی اللہ کے تعلق سے جو گناہ گار کٹ رکھا گیا ہے اس کے لئے پہلے سے زیادہ محنت کرنی ہوگی، زیادہ وہ ہمسفر تلاش کرنے ہوں گے اور اخلاق حسنہ سے نرم ہوتا ہو گا۔ حضور نے فرمایا اس دورہ کے دوران بہت سی شخصیتیں یہاں تک کہ امریکن کانگریس کے سینیٹر بھی اخلاق حسنہ کے نتیجے میں کھینچے چلے آئے اور میری مہر و وقت کے باوجود نیویارک سے تعلق رکھنے والے ایک سینیٹر ٹرے رہے اور پھر مجھ سے مل کر گئے۔ حضور نے فرمایا اخلاق حسنہ ہی ہیں جو دعوت الی اللہ کے کاموں کو آسان کر سکتے ہیں اور اس کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ اپنے بھرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے اپنے گذشتہ خطبات جمعہ کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث اخلاق حسنہ کے متعلق بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین اخلاق مومن کے لئے ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ مومن کو غصہ آئے تو غصہ اسی کو باطل کاموں میں اور گناہ

میں عورت نہیں کر سکتا۔ یعنی غصہ کی حالت میں بھی حدود سے آگے نہیں نکلتا اور وہ انسان مومن ہے کہ اگر وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو بے عہدہ باتوں پر آمادہ نہیں کرتی اسی طرح تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ مومن وہ ہے کہ جب اس کو طاقت و اقتدار نصیب ہوتا ہے تو اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا (مصحف الصیغہ للطہانی) حضور نے فرمایا دنیا میں اکثر فریاد غصے کی حالت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور بعد میں جب ہوش آتا ہے تو نہ صرف یہ کہ سخت پچھتاتے ہیں بلکہ جب ان کو ہوش آتا ہے تو پھر بعضی دفعہ وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے غصے کی حالت میں اعتدال میں رہنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی نشانی میں سے بیان فرمایا۔ یہی حال خوشی کا ہے۔ خوشی میں بھی بعض دفعہ انسان غلط حرکتیں کر بیٹھتا ہے اور قرص لے کر بھی کام کر جاتا ہے خرچ کو متوازن نہیں رکھتا۔ اور بعد میں پریشان ہوتا ہے۔ جہاں تک اقتدار کی حالت میں اپنے حق سے زائد نہ لینے کا ارشاد ہے اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کا لازمی نتیجہ ہے انسان ہر چیز کا خدا کو مالک سمجھتا ہے اور جتنا خدا سے اس سے بڑھ کر حصہ نہیں لیتا۔ اور جو لوگ اقتدار کی حالت میں اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھتے ہیں وہ پھر اپنے حق سے زیادہ بھی لے لیتے ہیں حضور نے فرمایا۔ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے اسے جماعت احمدیہ فطرت ثانیہ کی طرح اپنے عادات اور اپنے جذبوں میں داخل کرے تو بہت بڑے مسائل سے ہم کو نجات مل سکتی ہے۔

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ آگ کس پر عزم ہوتی ہے، فرمایا وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے یعنی ان سے نفرت نہیں کرتا بلکہ نرم سلوک کرتا ہے۔ اور ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے۔ (ترمذی باب منہ القیام) حضور نے فرمایا کہ ان حدیث میں جہنم کی آگ سے بچنے کا ایک گہرا راز سمجھا دیا گیا ہے اور طریق یہ ہے کہ لوگوں سے دور نہ رہو حضور نے فرمایا ہر انسان جو ترقی کے اوپر کے طبقے میں داخل ہوتا ہے وہ غریب لوگوں سے بھر نفرت کرنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ امیر لوگ کلیتہً غریب لوگوں سے کٹ جاتے ہیں۔ اور یہ چیز چار روزمرہ کے مزاج میں اس قدر داخل ہوتی ہے کہ ہم محسوس بھی نہیں کرتے کہ ہم بنی نوع انسان سے کٹ رہے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم بنی نوع انسان سے کٹ گئے تو اللہ سے کٹے جاؤ گے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ تو عہدہ یا روپیہ ملنے کے بعد اپنے غریب ماں باپ تک کہ چھوڑ جاتے ہیں اور انتہا درجے کے تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو روزی کی آگ کو اپنے اوپر چھلکی کر لیتے ہیں حضور نے فرمایا یا انہوں وقت کی نماز مسجد میں ادا کرتا بھی بنی نوع انسان سے ہٹنے چلنے اور مساوات اختیار کرنے کا عظیم سبق دیتی ہے۔ اس طرح ایک اور حدیث مبارکہ حضور نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں نرمی اور ارفاق پیدا کرنا

چاہتے تھے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ان ارفاق لا یكون فی شئی الا زانہ ولا ینترک فی شئی الا شانہ یعنی نرمی جس چیز میں داخل ہوتی ہے اسے زینت بخش دیتا ہے اور نرمی جس چیز میں سے نکل جاتی ہے اسے کوعیب دار بنا دیتی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ اگر تم اپنے اعمال کو زینت بننا چاہتے ہو تو نرمی اختیار کرو۔ حضور نے فرمایا نرمی اور رفق ہر انسان کے بس کی بات نہیں یہ امور ایک لمبی تربیت کو چاہتے ہیں جس میں ہر ماں باپ بہ کلام ہوں اور بات بات پر ٹھکرانے والے ہوں ایسے بچوں میں نہ صرف یہ کہ ان میں نرمی پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے ماں باپ سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا بعض دفعہ پوکھام ماں باپ کے گروں میں نرم مزاج بچے ہوتے ہیں لیکن یہ نرمی ان کے اندر رد عمل کے طور پر پیدا ہوتی ہے اور یہ نرمی اخلاق حسنہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ پس کوشش کریں کہ آپ کے تمام کاموں میں ملامت نہ ہو، نرمی ہو اور کھردرا پن نہ ہو۔ حضور نے فرمایا معاشرے میں ایسے ہی بہت بااخلاقیاں چلی ہوئی ہیں لیکن اگر آپ بھی ایسے معاشرے کا حصہ بن جائیں گے تو آپ لوگ جو درجوں کو اعلیٰ اخلاق پر فائز کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں نہ صرف اپنے گروں کو اجازت گئے بلکہ دنیا کا جلتے والے بن جائیں گے۔ حضور نے فرمایا نرمی اور پیار و محبت میں وہ کشش ہے جو کشش ثقل کی طرح ایک غائب اور بلا طاقت رکتی ہے اور اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن بدخلق لوگوں کے پاس آنا بھی محبت ہوتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو جب سنائیں تو عمل کرنے کی نیت سے سنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین



# واشنگٹن میں کروڑوں روپے کی تعمیرات کے منصوبہ کی بھرتی اور نیک تمنائیں

حضرت امیر المومنین نے افتتاح فرمایا اور دعا کرتے ہوئے۔  
 امریکہ کے معزز شخصیتوں کے علاوہ کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ کے شرکت اور نیک تمنائیں

واشنگٹن۔ (ایم۔ ٹی۔ اے) ۱۲ اکتوبر بروز جمعہ احمدیہ مسجد واشنگٹن کا عظیم الشان افتتاح عمل میں آیا۔ رسمی افتتاح سے قبل حضور انور نے اس نہایت وسیع خوبصورت اور جاذب نظر مسجد کا افتتاح، اس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھا کر گیا۔ اسی روز امریکہ کے وقت کے مطابق شام ساڑھے چار بجے مسجد کے افتتاحی پروگرام کے سلسلے میں مختلف ممالک کی معروف شخصیتیں، شہریت ہوئیں افتتاح کی تقریب میں مولیت کے لیے امریکہ و کینیڈا کے نامور لوگوں کے علاوہ افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک کے نمائندے بھی شامل تھے افتتاحی تقریب تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ سے شروع ہوئی اس کے بعد حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا مفہوم کلام سے اسلام سے نہ بھاگنا اور بدنی ہی ہے لے سونے والا جو کس الفی ہے

نوش الحافی سے پڑھا گیا۔ تقریب میں ۵۰۸ لوگوں کی شرکت اور مسز دیوہ کے علاوہ کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ نے بھی خطاب کیا انہوں نے کینیڈا کے پرائم منسٹر کی جانب سے مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد اور نیک تمنائوں کا پیغام دیا۔ اکثر مقررین نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ڈھائے جانے والے مظالم پر سخت نکتہ چینی کی اور اسے انسانیت کے خلاف کلنگ قرار دیا۔ اور کہا کہ علاوہ تقریب سے امریکہ کے تیشل امیر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ آخر پر سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ اید اللہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ابھی چند دن پہلے ایک احمدیہ مسجد ملک اسلامیہ پاکستان کی راجدھانی میں گرانی گئی ہے اور ایک دوری عظیم الشان مسجد اللہ تعالیٰ نے ہم کو امریکہ میں عطا کر دی ہے جسکی افتتاح کی غرض سے

آج ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ مسجد ہمیشہ کیلئے خدائے واحد کی عبادت کرنے والی کیلئے رکھی ہے۔ اور یہ مسجد ہمیشہ ہی نئی نوع انسان کے دلوں کو آپس میں ایک دوسرے کے جوڑنے اور اسلامی فہم کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کا ایک ذریعہ بنی رہے گی۔ آپ نے فرمایا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہت اللہ شریف کو صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا لفظ استعمال فرما کر تمام دنیا کیلئے قرار دیا ہے۔ مسجد نبوی مدینہ میں جب نجران کے عیسائیوں سے آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہبی تبادلہ خیالات ہو رہا تھا تو آپ نے نجران کے عیسائیوں کو اجازت دی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو مسجد نبوی میں ہی اپنی عبادت کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ اسلامی نوروں کے دوران حضور نے اپنے خطاب کو شروع فرمایا اور ولولہ انگیز اسلامی نوروں کے دوران حضور کی تقریب ختم ہوئی۔ احمدیوں کے دل

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے عظیم احسان کے جذبہ سے لبریز تھے۔ اور وہ دل ہی دل میں اس کی عطا یا پراسی حد کے ترانے گارہے تھے۔ نماز جمعہ کے وقت اور افتتاح کے وقت ہر طرف خوشیوں اور مسکراہٹوں کا ماحول نظر آیا۔ واشنگٹن میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی و تعلیمی مرکز قریباً گیارہ ایکڑ رقبہ پر محیط ہے جس میں یہ شاندار مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یہ مسجد جس کا نام مسجد تمیت الرحمن رکھا گیا ہے اس کی زمین ۱۹۸۶ چار لاکھ ڈالروں خریدی گئی تھی اور اب قریباً چار ملین ڈالر بھی کم و بیش ایک کروڑ تیس لاکھ خریدنے والوں میں کھلی ہوئی ہے۔ یہ ساری رقم چندہ کے طور پر احباب جماعت احمدیہ امریکہ نے دی ہے اور قریباً پڑھنے والی اسکی تکمیل کیلئے بیرونی ممالک کے احمدیوں نے بھی چندہ دیا ہے۔  
 فالحمد لله علی ذالک و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

## شمالی امریکہ کے ممالک کیلئے مسلم سٹی ویٹرن احمدیہ کی ایک شاخ واشنگٹن میں بھی قائم

واشنگٹن۔ (ایم۔ ٹی۔ اے) جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے تعاون سے مسلم سٹی ویٹرن احمدیہ کی ایک دوری شاخ شمالی امریکہ کے ممالک کے لئے جاری کی گئی ہے اس سٹیٹن سے شمالی امریکہ کے ممالک کینیڈا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس (U.S.A) اور شمالی میکسیکو کا خطہ استفادہ کر سکے گا۔ اس سٹیٹنٹ جو کہ میکسیکو کے نام سے مشہور ہے۔ شروع میں روزانہ تین گھنٹے کے پروگرام نشر کئے جائیں گے جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ اور ملاقات پروگرام لندن سنٹر سے ریڈیو کئے جایا کریں گے۔

اپریل ۱۹۹۲ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس مشاورت میں شمالی امریکہ کے لئے الگ سے سٹیٹسٹ سٹیٹنٹ ویٹرن جاری کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا جس پر ۱۲ اکتوبر کو واشنگٹن مسجد کے افتتاح کے روز عمل شروع ہو چکا ہے یہ پروگرام امریکہ کے مشرقی ساحل پر رات ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اور مغربی

ساحل پر ۵ بجے سے ۸ بجے رات تک دکھائے جائیں گے۔ الحمد للہ کے یہ پروگرام شروع ہو چکے ہیں اور متعلقہ ممالک میں بہت صاف دکھائی دے رہے ہیں جماعت احمدیہ کینیڈا نے ابتدائی طور پر اب تک دو ہزار ڈش انٹینوں کے آرڈرز دے دیئے ہیں اور امید ہے جلد ہی امریکہ کینیڈا اور میکسیکو کے ہزاروں گھروں تک اسلامی تعلیمات کے پروگرام پہنچ جائیں گے۔

اس سٹیٹنٹ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ امریکہ اور کینیڈا میں اس کے پروگرام دیکھنے کے لئے صرف دو فنڈ کا ہی لائسنس لینا کافی ہے جبکہ شمالی میکسیکو کے لئے تین فنڈ کے ڈش انٹینا کی ضرورت ہوگی حضور نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۲ نومبر میں یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اب لندن سینٹر سے مشرقی بعید کے ممالک انڈونیشیا، آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور نیا دہلی کے لئے بھی پروگرام شروع کئے جا چکے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ پروگرام نئی نوع انسان کو اسلام کی سنہری تعلیمات کی طرف کھینچ لائیں۔ اور دنیا میں اسلام احمدیت کو عالمگیر غلبہ نصیب ہو آمین



# سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کھیلے پھر اس کی روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آپ کا تھا

## تحریک سید کے بیچ جو سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام کے زمانہ میں بکھیرے گئے!

اپنا علمی سرمایہ دکھانا منظور ہوتا ہے۔ یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھوٹی منطق اور سفسطائی جھوٹوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے بیچ میں لاویں۔ اور پھر اپنے سے زیادہ جہنم کے لائق کریں۔ بلکہ انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے اُبلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔ ان کے کلمات قدسیہ بین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے۔ اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ ان کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفات روحانی میں مبتلا پاکر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے۔ یا حج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رنڈ ڈراتے تھے۔ اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے۔ اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور ان کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ باب تقریر کھلا رہتا ہے۔ کیونکہ بُرائی کو نشانہ کے طور پر دیکھ کر اس کے روکنے کے لئے نصائح ضروریہ کی تیر اندازی کرنا اور بگڑے ہوئے احساق کو ایسے عضو کی طرح پاکر جو اپنے محل سے تل گیا ہو اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا۔ جیسے یہ علاج بیمار کے روبرو ہونے کی حالت میں کماحقہ ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چند ہی ہزار نبی اور رسول بھیجے اور ان کی شرفِ صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشم دید نمونوں کو پاکر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الہی مشاہدہ کر کے ان کی اقتداء کے لئے کوشش کریں۔ اگر صحبت صالحین میں رہنا واجباتِ دین میں سے نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنے کلام کو بغیر بھیجے رسولوں اور نبیوں کے اور طور پر بھی نازل کر سکتا تھا۔ یا صرف ابتدائی زمانہ میں ہی رسالت کے امر کو محدود رکھتا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے سلسلہ نبوت اور رسالت اور وحی کا منقطع کر دیتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی عین حکمت اور دانائی نے ہرگز ایسا منظور نہیں رکھا اور ضرورت کے وقتوں میں یعنی جب کبھی مجتہد الہی اور خدا پرستی اور تقویٰ طہارت وغیرہ امور واجبہ میں فرق آتا رہا ہے مقدس لوگ خدا تعالیٰ سے وحی پاکر نمونہ کے طور پر دنیا میں آتے رہے ہیں اور یہ دونوں قضیے باہم لازم و ملزوم ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاحِ خلایق کی طرف توجہ ہے تو یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو۔ اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔ بلاشبہ یہ بات یقینی اور امور مسلمہ میں سے ہے کہ یہ ہم عظیم اصلاحِ خلایق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دوڑانے سے روبرو نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ایسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جس پر قدیم سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی مارتے رہے ہیں۔ اور اسلام نے اپنا قدم رکھتے ہی اس مؤثر طریق کو ایسی مضبوطی اور استحکام سے رواج دیا ہے کہ اس کی نظیر دوسرے مذہبوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ کون اس جماعت کثیر کا دوسری جگہ وجود دکھلا سکتا ہے جو تعداد میں دس ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اور کمالِ اعتقاد اور انگسار اور جانفشانی اور پوری محبت سے سچائی کے حاصل کرنے اور راستی کے سیکھنے کے لئے آستانہ نبوی پر دن رات پڑی رہتی تھی۔ بے شک حضرت موسیٰ کو بھی ایک جماعت ملی تھی۔ مگر وہ کیسی اور کس قدر سرکش اور متمرد اور روحانی صحبت اور صدق قدم سے دور اور مجبور رہنے والی تھی اس بات کو بائبل کے پڑھنے والے اور یہودیوں کی تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی اُرد سے سچ پچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی۔ اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی

حضرت اقدس مرزا علیہ السلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-  
”اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جاوے گی۔ اور ہر ایک حتی پوش و جمال پیکرست ایک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آپ کا تھا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جان فشانی سے ہمارے چکر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک قدیم مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس ہم عظیم کے روبرو کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلایق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دُنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعتِ اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ رُوح القدس کی تعلیم سے مشکلات محل کر دیئے گئے۔“

**دوسری شاخ** اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو حکم الہی تمام حجت کی غرض سے جاری ہے۔ اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی جھوٹوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

**تیسری شاخ** اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشو و نما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دیئے گئے اور ان کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائیلین کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقع کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دنوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور بلکہ قلم بند ہو کر شائع کیا گیا باقی جس قدر مقالات انبیاء ہیں وہ اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس بیکچرا کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق رُوح سے قوت پاکر تقریریں کرتے تھے۔ مگر نہ اس زمانہ کے منکفوں کی طرح کہ جن کو اپنی تقریر سے فقط



اور ظاہر و باطن میں انوارِ نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منکس تصویریں تھیں۔ سو یہ بھاری بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے فتنہ بنت پستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دُنیا میں غرق رہنے والے محبوبِ حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا۔ یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔ سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور اُن پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق اُن کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دُنیا میں پھیل جائے۔ اور حقارت اور ذلت کا سبب داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا کہ بخیرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں ہر منارِ بلند تر حکم آفتاب۔

چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا

مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔ مجسز بعض خطوط کے جو فضول یا غیر ضروری سمجھے گئے۔ اور یہ سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ اور ہر ایک مہینے میں غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد و رفت کی نوبت پہنچتی ہے۔

پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی فریدیوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ظلمت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور اُس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ مگر تیرے سچے متبعین اور محبت قیامت کے دن تک رہیں گے اور ہمیشہ منکرین پر انہیں غلبہ رہے گا۔

(شرح اسلام ص ۱۷ تا ۳۵)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف اور تحریک جدید

## پانچ ہزار مجاہدین کی عظیم الشان پیشگوئی جو ایمان افروز رنگ میں پوری ہوئی

حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”قاضی اکمل صاحب کا ایک مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی کے متعلق شائع ہوا ہے وہ دراصل ایک پُرانا کشف ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ :-

”کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اُس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کرتے ہوئے کہا، مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اُس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اُسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی ضرور دیا جاسکتے گا۔ تب میں نے دل میں کہا اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پاسکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً  
يَا ذِي الْقُرْبَىٰ

(ازالہ اولم)

قاضی صاحب نے لکھا ہے کہ اس رویا کے متعلق میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ یہ تحریک جدید میں قربانیاں کرنے والوں کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں نے غشی برکت علی خان فناشل سکرٹری سے پوچھا تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی کس قدر تعداد ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ پانچ ہزار چار سو بائیس۔ چونکہ ہر جماعت میں کچھ نہ کچھ نادمند ہوتے ہیں۔ اگر ان کو نکال دیا جائے تو پانچ ہزار تعداد بنتی ہے۔ علاوہ انہیں کسور بالعموم اعداد میں شمار نہیں کئے جاتے۔ پس پانچ ہزار چار سو۔ دراصل پانچ ہزار ہی ہے۔ لیکن اگر کسور کو شامل کر لیا جائے تو میں نے بتایا ہے کہ کچھ کچھ ایسے لوگوں کی تعداد بھی ہوتی ہے جو وعدہ تو کرتے ہیں مگر اُسے پورا نہیں کرتے۔ پس ایسے نادمند اگر اس تعداد سے نکال دیے جائیں تو پانچ ہزار ہی رہ جاتے ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔

مجھے خود بھی دو تین سال ہونے سے یہ خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی

”تحریک جدید“ میں حصہ لینے والوں پر چسپاں ہوتی ہے۔ ان دنوں میں نے جو دوسری برکت علی خان کو ایک دفعہ بلا کر پوچھا بھی کہ اس ”تحریک جدید“ میں حصہ لینے والوں کی تعداد کتنی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں زبانی نہیں بتا سکتا۔ دیکھ کر بتا دوں گا۔ میں نے کہا اندازاً آپ بتائیں۔ انہوں نے اس وقت بتایا کہ شاید سات ہزار کے قریب رہے۔ اُن کے اس جواب سے میرے ذہن میں جو خیال تھا کہ شاید ”تحریک جدید“ میں حصہ لینے والے پانچ ہزار ہوں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف اسی کے متعلق ہو۔

### تحریک جدید (دفتر اول) میں حصہ لینے والے پانچ ہزار مجاہدین (علاقہ وار)

تعداد	نام علاقہ	تعداد	نام علاقہ	تعداد	نام علاقہ
۹۸	بڑگان	۱۲۶	منٹگری	۱۱۱	قادیان
۱۶۴	سرگودھا	۱۲۷	فیروز پور	۱۸۳	گورداسپور
۲۳۱	گجرات	۷۷	جھانڈھہ	۳۲۹	سیالکوٹ
۵۹	جہلم	۸۴	ہوشیار پور	۸۲	اتر نسر
۵۵	راولپنڈی	۴۶	لدھیانہ	۴۹۶	لاہور
۸۸	ریاست ہائے	۷۲	جوں کشیر	۱۳۵	شیخوپورہ
۴۸	انبالہ	۲۸	رہنک	۱۵۳	گوجرانوالہ
۴۷	شمالہ	۲۷۲	سندھ	۱۶۹	لال پور
۷۵	دہلی	۴۹	بہاول پور	۳۱	جھنگ
۱۶۸	دکن	۴۰	کوئٹہ	۱۵	کیمیل پور
۳۳	برما	۲۰	مسقط	۳۳	ڈیرہ غازی خان
۱۴	مالابار	۳۰۰	یو۔ پی، سی پی	۲۱۷	سرحد
۲۲۶	بیرون ہند	۱۳۸	بہار۔ اڑیسہ	۱۱۳	پٹن

ایران : ۵۴۲۲





# تحریک جدید کی اغراض و مقاصد

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت سیدنا امیر المومنین حضرت امیر المومنین کے مبارک ارشادات

## تحریک جدید کی تعریف

”تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں طاقت کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور اہل چیزوں کے بھروسے کا نام تحریک جدید ہے۔“

## تحریک جدید کا مطلب

”تحریک جدید واصل اسلام کے احیاء کا نام ہے جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ وہ حقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔ اور یہ بیماری بدستی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جس طرف پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی باکسل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے ہیں گئے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔“

(خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۲۳)

## تحریک جدید میں شمولیت کیلئے لپٹا ٹھٹا ایمان کی ضرورت

”جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں اگر کوئی شخص ساہسال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر لپٹا ٹھٹا ایمان پیدا نہیں ہوتی تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔“

(خطبہ جمعہ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۱۶۰)

## تحریک جدید میں مد نظر امور

”تبلیغ اور تعمیل و تربیت و نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مد نظر رکھا گیا ہے تعلیم و تربیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک وغیرہ کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں اور یہ تمام ایسی باتیں ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جاسکتا۔ بعض تو موجودہ صورت میں بھی ہر وقت قابل عمل رہیں گی اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جاسکتا لیکن بعض میں حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۸ء الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۵۱)

## مطلبات کا خلاصہ

ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں اول جماعت کے افراد میں

## تحریک جدید کی غرض

عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے یہ کہ جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید قائم کرنا جس کے نتیجے میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشائیاں ہو کر پیدا نہ کریں چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔“

(خطبہ جمعہ ۲۹ اپریل ۱۹۷۲ء)

”آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی ہی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے کہ وہ معمول نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً بٹیک کہیں۔ ممکن ہے میری دعوت پہلے اختیار ہی ہو یعنی جو چاہے شامل ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ حیدر میرا مطالبہ ہو گا اس سے کم طاقت خرچ نہ ہوگی اور جماعت کا ہر شخص قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ (خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۲ء) اور پھر فرمایا کہ:-“

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے نیکو آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمر میں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرتے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سے کام کرنے کی نصیحت مسیحا سے پہلے کی نصیحت اور سارہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اسی لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر میدان ہو اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا مادی ذہن جانے جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے مادی نہ ہوں گے اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے پچھے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہمیں یہ تو کر سکتے ہیں کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر ہم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجے کی قربانی کر رہے ہوں۔ اگر ہم ایسا خیال کر دو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کھٹے پر آم کا پیوند لگا دے یا آم پر مالٹے کا پیوند لگا دے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی جماعت کو تنہا ہی پاس لاکر بٹھانا پڑے گا۔ اگر ساری جماعت تنہا ہی پاس بٹھی ہوگی اور اس کی گرمی اُسے



جلس رہی ہوگی تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں جھلانگ لگا دیں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں ...

پس جہاں تک تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سارہ زندگی کی روح پیدا کرنا اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا سے دل تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا دیا جائے تاکہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں اور اپنی جان کو سلاہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ اگر سب لوگ تنور کے ارد گرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کودنے کے لئے میسر نہیں آسکیں گے یہ خدائی قانون ہے جو قوم کی ترقی کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے اس کے زوال کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے خوشی میں بھی جاری رہتا ہے اور غمی میں بھی جاری رہتا ہے کہ جب لوگ کسی کو کوئی بڑا کام کرتا دیکھتے ہیں تو انہیں اس سے انس پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا ہوتا ہے کہ ان کی کمزوریاں چھپ جاتی ہیں ان کی بے استقلالی جاتی رہتی ہے اور وہ بھی بڑے سے بڑے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ... جب قربانی کا وقت آئے گا اس وقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مبلغ کب واپس آئے گا؟ اس وقت واپس کا سوال بالکل ہٹ ہوگا ... جب تک ہر ملک اور علاقہ میں عبداللطیف پیدا نہیں ہو جاتے اس وقت تک احمدیت کا رعب پیدا نہیں ہو سکتا۔

### تحریک جدید الہی تحریک ہے

”میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی عیظ بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی، میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ تنظیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“ (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء، الفضل جلد ۲ صفحہ ۲۸)

نیز حضور نے فرمایا کہ: ”میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہی لیکن حکم اسی کا ہے۔“ (خطبہ جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

### جماعت احمدیہ کا فرض

”ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مد نظر رکھنا چاہیے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر نیا نیا نبوت پر چلنے کے دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ یا کمل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔“ (تقریر حضرت امیر المؤمنین و مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء رپورٹ مجلس مشاورت ص ۱۳)

پھر حضور نے فرماتے ہیں: ”یہ باتیں ایسی ہیں کہ آٹھتے بیٹھے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے تینتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور

دلیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اُسے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔“

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء)

### تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

”گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ... میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آئے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نامزدہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔“

(خطبہ جمعہ فروردہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء)

پھر حضور فرماتے ہیں: ”ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے محبت اور سارے ہی کہیں گے اور اگر اس سے کوئی استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اسے باہر رکھنا چاہیے کہ ایسے احکام دینا تو ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ بھی حال نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور یہ نوری سے کہ کوئی بات حکما کہی گئی ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے اس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے۔“

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۰ء الفضل جلد ۲۲ نمبر ۲۹)

### عہدیداران تحریک جدید

”خدا تعالیٰ کے کام پر نذیبہ نثول اور سیکرٹریوں سے والہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پر نذیبہ نثول یا سیکرٹری کیا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پر نذیبہ نثول یا سیکرٹری سست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔“

(خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

### کمزور ایمان والوں کو انتباہ

”تحریک جدید کے مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا منظر بناؤ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکا دے لوگے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس قسم کے کمزور لوگوں کو جو احدیت میں رہ کر جماعت کو بدنام کرتے ہیں زیادہ مہمیت نہیں دی جا سکتی۔ میں جماعت کو اس طرف لارہ ہوں غرض تحریک جدید کے دوسرے دور میں جو سکیم نافذ کی جائے والی ہے وہ نہایت ہی اہم ہے۔“ (خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۲۸)





# تذکرہ وقت و تقویٰ

## سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ”وقف نو“ کی مبارک تحریک ۱۳ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کرتے ہوئے فرمایا:۔  
”یہ تحریک میں اس لئے کرنا ہوں کہ آئندہ صدی میں واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج ساری دنیا سے آزاد اور محمد رسول اللہ کے خدا کی عنایت میں داخل ہو رہی ہو اور ہم چھوٹے بڑے بچے خدا کے حضور صفحہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔“

(خلیفہ مجہ فروردہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۴ء)

-(۲)-

واقفین نو کے متعلق والدین کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”جو واقفین نو کی فوج ہے اس پر آئندہ ہمیں سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ اور اس پہلو سے یہ جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔ اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔ تیار کرنا خدا کی خاطر اس سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے جتنا عہد پر قربانی کے لئے لوگ جانور تیار کرتے ہیں اور جس نے دیکھا ہے کہ ہمارے ملک میں تو یہ رواج ہے کہ بعض لوگ دوسری نیکیاں کر رہے ہیں مگر نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن عہد کی قربانی کے لئے سینڈھا بڑے پار سے پاتے ہیں اور بہت بہت اس پر خرچ کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسے ضرور بھی ہر جا جو اپنے بچوں کا پیٹ پوری طرح پال نہیں سکتے لیکن اپنے سینڈھے کو چھنے ضرور کھلائیں گے کیونکہ وہ سمجھے ہیں کہ یہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرنا ہے اور پھر آسے سمجھتے ہیں اور اس پر کئی قسم کے زور ڈالتے ہیں بچوں کو چڑھاتے ہیں اس کو مختلف رنگ میں رنگ دیتے ہیں اور جب وہ قربانی کے لئے لے کر جاتے ہیں تو بہت ہی سجا کر جس طرح دلہن جا رہی ہو اس طرح وہ سجا کر لے جاتے ہیں۔“

یہ بچے قربانی کے سینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے دل باب کو اس سے بہت زیادہ متعلق ہے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیے۔ جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا سینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔“

-(۳)-

”ان کا زور کیا ہے وہ تقویٰ ہے تقویٰ ہی سے یہ سب کچھ حاصل ہے اس لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نو کو ہمیں ہی سے متعلق بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ پوری توجہ ان پر اس طرح دی جائے کہ ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھریں کہ پھر

یہ آپ کے ہاتھوں کی بچانے براہ راست خدا کے ہاتھوں کی بچانے لگیں اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ کے شرف ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے رسمی طور پر تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا اور نظام حیات سے بھی واسطہ رہے گا جتنی ہی سچت بچیں ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں گے خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے، خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خزانے نگہداشت فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں:۔  
ابتدا سے تیرے ہی ساتھ میں میرے دن کئے  
گود میں تیرے ساتھ میں شل طفل شیر خوار“

-(۴)-

”بچپن ہی سے بچوں کو سنبھالیں گے تو وہ سنبھالے جائیں گے جب غلط روش پر بڑے ہو گئے تو اس غلط روش کو بعد میں درست کرنا بہت ہی محنت کا اور جان بکھڑکوں کا کام بن جاتا ہے یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم کو نیلیں ہیں اس وقت ان کو جس ڈھب پر چاہیں یہ چل سکتے ہیں اس وقت ان کی طرف توجہ کریں اور اس وقت ان کو سنبھالیں اور ساری دنیا میں ہر واقعہ کو کی زندگی پر محنت کے نظام کی نظر رہنی چاہیے اور ان کے والدین سے رابطہ ہونے چاہیں اور ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ ہم ایک زندہ نظام کے ساتھ ہیں جس کے ذریعے خدا کی تقدیر کار فرما ہے۔ یہ احساس بہت ضروری ہے یہ احساس سمجھی پیدا ہوگا جب تحریک جدید کا مرکزی نظام ان لوگوں سے فعال اور زندہ رابطہ رکھے گا اور خبریں لے گا کہ تارو اس بچے کا کیا حال ہے جو تم نے خدا کے سپرد کیا ہے۔ کتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ تمہارے گھر میں خدا کا ایک جہان ہے دیکھو تو ہم خدا کے ہیں لیکن ایسا جہان ہے جس کو تم خدا کے لئے تیار کر رہے ہو کیا سوچ رہے ہو کہس طرح ان کی پرورش کر رہے ہو ہیں بنایا کر رہے ہیں اس کے حالات سے باخبر رکھو۔ اس کی محنت سے باخبر رکھو اس کے حال و حال اس کے انداز سے باخبر رکھو اور باقاعدہ ان کو ہدایتیں دیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم اس بچے سے یہ کام لو اور اس بچے سے یہ کام لو۔“

(خلیفہ مجہ فروردہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

اللہ تعالیٰ تحریک وقف نو کا شعبہ ہدایت میں تحریک جدید کے تحت سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

دفتر کے ریکارڈ پر 500 مجاہدین وقف نو کا اندراج ہو چکا ہے۔ جو پورے ملک ہمارے لئے اور ربوہ کے شعبہ متعلقہ سے موصول ہو رہے ہیں وہ یہاں کے سیکرٹری نشین وقف نو جماعتہائے احمدیہ ہجرت میں بھجوا رہے ہیں اور اس کی نگرانی بھی جاری ہے۔ وہ اللہ التوفیق

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید







# تحریک جدید اور ذیلی تنظیموں کی ذمہ داری

دفتر اول انصار اللہ کی دفتر دوم خدام الاحمدیہ کی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری میں ہوگا۔  
دفتر چہارم کے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے چھوٹی عمر کے بچے لجنہ اماء اللہ کے تحت اور تنظیم اطفال الاحمدیہ میں شامل بچے خدام الاحمدیہ کے تحت ہونگے۔ تمام نومبالتعین اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیموں کا حصہ ہوں گے۔

خلاصہ جمعہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۳ء حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء

تشہیر و تعویذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیات ۲۶۹ تا ۲۷۳ کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج میں تو یکے بعد دیگرے اس کا اعلان کرتا ہوں۔ آج کے اس اعلان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تحریک جدید کے ساتھیوں میں داخل ہو گئے ہیں حضور نے ذیلی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حسب سابق دفتر اول کو مضبوط بنا سنے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کی ہے دفتر دوم کی مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہوگی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری ہے جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے وہ انصار اللہ کے سپرد ہے اس کے ساتھ یہ وضاحت کی جا رہی ہے کہ جو بچے انصار اللہ کے سپرد ہوں گے اور جو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں ان کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی اور تمام نومبالتعین جو اللہ کے فضل کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے حضور نے فرمایا یہ بہت ہی وسیع کام ہے اور بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا جہاں تک تحریک جدید کے مالی بچے کا تعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آکسٹی بلکوں کی رپورٹ آچکی ہے اس کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر کے وعدہ جاتا سال ۱۹۹۰-۹۱ء میں چار کروڑ چالیس لاکھ اسی لاکھ اسی لاکھ ہزار روپے یا لیس لاکھ روپے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۳ء میں اسکی ترمیم کرتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کی عمر سے چھوٹے بچوں کو لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمانے کا حکم فرمایا۔

اور رسولی چار کروڑ تالیس لاکھ اسی لاکھ ہزار چار سو پچیس روپے ہوئی۔ حضور نے فرمایا جن ممالک میں ابھی حال ہی میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کے متعلق چندہ جات کی وصولی کی یا لیس یہ ہے کہ ان کے مرنے حشرات زیادہ شرح پر زور دینا ہے بلکہ حسب توفیق جتنا وہ دین ان سے وصول کریں آہستہ آہستہ پہلے ان کو چندوں کی عادت ڈالیجئے اس طرح لازماً ساری دنیا کی جماعتوں کا لازمی چندہ کا بھٹ بن جائے گا اور جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے اس کے متعلق انہیں سنا شروع کر دیں آج یہ نئی ہدایت میں دے رہا ہوں اُسے دنیا بھر کی جماعتیں سمجھ لیں کہ جماعت نے تحریک جدید کے لئے جو کم سے کم معیار مقرر کیا ہے اگر ایک نومبالتعین اس معیار پر چندہ نہیں دے سکتا تو ایک سے زیادہ اشخاص یا ایک پوری فیملی مل کر اس کم سے کم معیار میں شامل ہو جائیں اس طرح نومبالتعین بھی چندہ تحریک جدید میں شامل ہو جائیں گے۔ حضور انور نے دنیا بھر میں چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال جماعت احمدیہ پاکستان چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے اعتبار سے اول رہی ہے جرمنی کی جماعت دوسرے نمبر پر رہی ہے اور امریکہ چندہ تحریک جدید کے اعتبار سے دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے چوتھے نمبر پر انگلینڈ پانچویں نمبر پر کینیڈا انڈونیشیا چھٹے نمبر پر جاپان ساتویں نمبر پر مارشیشس آٹھویں پوزیشن پر ہندوستان نویں نمبر پر ہے سوئٹزر لینڈ دسویں نمبر پر رہی ہے

قربانی کے اعتبار سے سوئٹزر لینڈ دنیا بھر میں پہلے نمبر پر ہے اور یہاں فی کس چندہ تحریک جدید ۱۲۳ پونڈ ہے۔ حضور انور نے براعظم افریقہ کی احمدیہ جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ میں ممالک اگرچہ اپنی غربت کی وجہ سے اس قہریت میں شامل نہیں ہو میں نے ابھی آپ کو سنائی ہے لیکن اس میں قطعاً افریقہ ممالک کا تصور نہیں لیکن جو ذمہ قربانی و ایثار افریقہ ممالک میں پایا جاتا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ حضور نے فرمایا افریقہ کے وہ ممالک جو مسلسل مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھا رہے ہیں وہ مالی قربانیوں میں اضافے کے اعتبار سے دنیا بھر میں آگے ہیں اس اعتبار سے زیمبیا کو یہ توفیق ملی ہے کہ مالی قربانیوں میں اپنے اضافے کے اعتبار سے دنیا بھر میں آگے ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے خطبہ جمعہ کے ابتداء میں سورۃ لقہ کی جن آیات کی تلاوت فرمائی تھی ان کا ترجمہ اور ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی حضور انور نے اتفاقاً فی بیل اللہ

پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کو مالی قربانیوں کے میدان میں بیٹھنے کے قدم رکھنے کی تلقین فرمائی حضور نے فرمایا شیطان مالی قربانی کرنے والوں کے دماغوں میں فقر یعنی غربت کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ اولاً انہیں خدا کی راہ میں مالی قربانی سے ڈرا کر خستہ کی تلقین کرتا ہے۔ زندگی کے ہائپر دنا جاسٹرز مزے لوٹنے کی طرف آکاتا ہے لیکن اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو ایک طرف تو مغفرت کا وعدہ کرتا ہے دوسرے ان سے یہ وعدہ فرماتا ہے کہ مالی قربانیاں کرنے والے کو مالی اعتبار سے کبھی ضائع نہیں ہوتے بلکہ اللہ اپنے فضل سے انہیں فراخ رزق عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے، اپنے جذبہ اخلاص کو بڑھانے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (بدھ ۱۱ نومبر ۱۹۹۳ء)

## دو دنہ اسپیکر تحریک جدید

یکم نومبر ۱۹۹۳ء سے تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ اسپیکر ان تحریک جدید ماہ نومبر سے بزمی رسولی چندہ تحریک جدید اور امانت بیٹ ڈرج ذیلی صوبہ جات کا دورہ کریں گے۔ خاک را خود میں جماعت احمدیہ کلکتہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں عبد الوکیل صاحب ماہ نومبر سے صوبہ آندھرا و کرناٹک کا دورہ کریں گے۔ (۲) محکم حبیب احمد خاں ماہ نومبر سے صوبہ یو۔ پی، بہار و راجستھان کا دورہ کریں گے۔ معین تارنیوں سے جماعتوں کو بعد میں اطلاع کر دیا جائے گی۔ جہہ امراء/ صدر صاحبان و عہدیداران جماعت سے خالصتہ تعاون کی درخواست ہے

وکیل اعلیٰ تحریک جدید خادیاں







# تحریک جدید کے شیریں اثمار

محکم و محترم مہینہ احمد صاحب حافظ آبادی۔ دلیل اعلیٰ تحریک جدید

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ سے دیتے ہوئے اس کے پھولوں کو اس کی صداقت کا ایک بین معیار قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔

الْحَرُّ تَوَكَّرْتُ فِيهِ ضُوبُ اللَّهِ  
رَشَاقًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَثِيرَةً  
طَيِّبَةً اصْلَاهَا تَابَتْ وَفَرَعُهَا  
فِي السَّمَاءِ تَوَقَّى الْكَلْبُ الْكَلْبِيْنَ

بازن ربیعہ۔ دارالہجرت ۲۶:۲۵  
یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاک درخت سے دی ہے جسکی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں میں پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور اس کی صداقت کی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے تازہ بہ تازہ پھل دیتا چلا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں مامور من اللہ کی صداقت کا ایک واضح اور عظیم الشان معیار یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے شیریں پھل سے ہر وقت اور ہر زمانہ میں دنیا کو متمتع فرماتا ہے اور اس کا یہ شیریں پھل ہر زمانہ میں تازہ بہ تازہ رہتا ہے اسی معیار صداقت کی روشنی میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔" (فتح اسلام)

نیز فرماتے ہیں:-  
"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچان لو اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے نامید یا نعمتوں سے ظاہر ہوتے چاہیں تو مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہونے ہوں تو اسے میں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔"

(فتح اسلام) سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک

علیہ السلام کے بطل جلیل سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الہی منشاء کے مطابق اس پاکیزہ درخت کی ایک شاخ "تحریک جدید" کا اجراء ۱۹۳۳ء میں فرمایا تھا۔ اس وقت احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے اسے نیست و نابود کرنے کے لئے انہار کرنے کا نیا کامنصوبے بنائے گئے اور یہ تعلیمات جاری تھیں کہ احمدیت کے پورے کورسھمستی سے مٹا دیں گے۔ اور یہاں تک پیشگوئی کی تھی کہ وہ احمدیوں کو اس قدر تنگ کریں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر نابود یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا خود بخود مٹ جائیں گے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس عظیم الشان تحریک جدید کے ذریعہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے اور مخالفین کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہوئے اور آپ نے نہایت متحدانہ رنگ میں یہ اعلان فرمایا کہ:-

"تم سارے مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبے کمال تک پہنچا دو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تل جاؤ پھر بھی یاد رکھو کہ تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے تب تو برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیکھا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے لگا لیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں اس کے مقابلہ

میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔

(الفضل۔ ۳ مئی ۱۹۳۵ء)  
آپ نے تحریک جدید کے ذریعہ عظیم بانی جہاد کا اور طرز زندگی کا ایسا بہترین لائحہ عمل عطا فرمایا کہ جس پر احباب جماعت نے تن من دھن سے لیکر کھتے ہوئے قربانیاں پیش کیں اور اس کے شیریں اثمار غیر معمولی طور پر عطا ہونے شروع ہو گئے اور دنیا کو درطہ حیرت میں ڈال دیا اور مامور زمانہ کی وہ بات من دھن پوری ہو گئی کہ "میں تو ایک تخم زریں کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بٹھہ گا اور پھولے گا کوئی نہیں تو اس کو روک سکے۔"

اس شجر کو پھلدار دیکھ کر مولانا ظفر علی خان صاحب جیسے مخالف احمدیت کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ:-

"میری حیرت زدہ نگاہیں احمدیت کے اس تناور درخت کو دیکھ رہی ہیں جسکی شاخیں ایک طرف یورپ میں تو دوسری طرف چین اور امریکہ میں نکل گئی ہیں۔ (اخبار زمیندار لاہور) الہی تحریک:- جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید ایک عظیم الشان الہی تحریک ہے جو منشاء الہی کے مطابق ہی وجود میں آئی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو باوجود ناممکن حالات کے ایسے ایسے عظیم الشان پھل عطا کئے ہیں کہ ان شیریں پھلوں کی داستان ۱۰ سالوں پر محیط ہے الی اعتبار سے اگر اس تحریک کا جائزہ لیا جائے تو ابتداء میں ساڑھے ستائیس ہزار کے مطالبہ سے شروع ہوئی تھی اور جماعت کے افراد نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لیکر کہتے ہوئے کم و بیش ۱۰ لاکھ روپے پیش کیے جو ان نامساعد حالات میں ایک گرانقدر رقم تھی۔ آج ساڑھے سال کے قریب عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قدر ثمر آور کیا ہے اور

استمداد عظیم الشان برکت عطا کی ہے کہ آج تحریک جدید کا بیج ایک کروڑ سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام ایہ اللہ کی اس خواہش کو بھی پورا فرما دیا ہے جس کا اظہار اپنے تحریک جدید کے پچاس سال پورے ہونے پر فرمایا تھا کہ

"پہلے تو وعدے پچاس سال تک لاکھوں میں ہوتے رہے اب میری خواہش ہے کہ آئندہ سال یہ کروڑ تک پہنچ جائیں اور آئندہ پھر کروڑوں میں باتیں ہوں یہاں تک کہ ہدی کے آخر پر جا کہ تحریک جدید کا بیج اربوں میں پہنچ چکا ہو۔"

شیریں اثمار:- گذشتہ ساٹھ سال کے دوران تبلیغ و اشاعت کے میدان میں تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے ہمہ باز پھل عطا کئے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اب ۱۴۰ ملکوں میں پھیلی چکی ہے اور اسے آج بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے اور اس پر سورج غروب نہیں ہوتا ان میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں منظم اور فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ تحریک جدید کے نظام کے تابع سینکڑوں مبلغین اعلیٰ کلمہ جہاد اسلام کے لئے

دنیا بھر میں دن رات سرگرم عمل ہیں اور ہزاروں لاکھوں سعید روحیں ان کے ذریعہ سے حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہو کر اسلام و احمدیت کے امن بخش جھنڈے تلے روحانی لذت حاصل کر رہی ہیں۔ جسکی ایک جھلک ہم عالمی بیعت کے موقع پر مسلم لیگ و نیشن احمدیہ کے ذریعہ دیکھ چکے ہیں دوسری طرف مساجد کی تعمیر و تبلیغی مراکز مشن ہاؤس دینی مدارس سکول و ہسپتال کی تعمیر کی توفیق خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مل رہی ہے جن کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو تحریک جدید کے شیریں اثمار میں سے ہیں ہمارے لئے یہ بات بہت خوشی اور مسرت کا باعث ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے شیریں اثمار میں سے ایک ثمرہ ہے کہ پچاس سے زائد غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ فرما رہے ہیں۔ تحریک جدید کے تحت نیپال۔ بھوٹان اور ملائیز میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ تم احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ بڑے بڑے گڑھے میں حصہ لیں۔

تحریک جدید کے شیریں اثمار میں سے ایک ثمرہ ہے کہ پچاس سے زائد غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ فرما رہے ہیں۔ تحریک جدید کے تحت نیپال۔ بھوٹان اور ملائیز میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ تم احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ بڑے بڑے گڑھے میں حصہ لیں۔



# تحریک جدید - المصلح الموعودؑ کی نظر میں

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب عجمی ناظر دہلی و تبلیغ تادیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے -  
 اِنَّ اللّٰهَ اَشَدُّ حَسْرَتًا لِّمَنْ كَفَرَ مِنْ الْمَرْءِ مَا لَمْ يَلْمَسْهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ بَانَ لَهُمْ  
 الْجَنَّةُ (التوبہ : ۱۱۱)  
 کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں۔ اور اس کے عوض میں ان کے لئے جنت مقدر کر دی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت حاصل کرنے کا یہ کیسا مستحسن سودا ہے کہ ایک انسان اسی کا صلہ کر دہ مال اور اسی کی عطا کردہ جان اسی کے راستے میں قربان کر کے اس کی جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔ بہت جوں کے جو اس نفع بخش سودے کو بھیب خاطر اپنا ناپا چاہیں لیکن انہیں اس کے مواقع نصیب نہ ہوں اور چند وہ بھی ہوں گے۔ جو ایسے نادر مواقع پائیں لیکن پھر بھی گو ہر مقصود سے خود مرہ جائیں۔

**پس منظر** تحریک جدید اس نفع بخش سودے کا ایک نادر و نایاب موقع فراہم کرتی ہے جس میں ملی قربانی کے مواقع بھی میسر ہیں اور وقت کے ذریعہ جان کی قربانی کے مواقع بھی ہوتے ہیں یہ عظیم الشان تحریک حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؑ نے جماعت احمدیہ کے سامنے اس وقت رکھی جبکہ احراری فتنہ انتہائی تظاہر پر تھا۔ اور اس وقت کی حکومت کی پشت پناہی کے بل بوتے پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مدد کو مسیح وین سے اکھاڑ دینے کے خیاب دیکھے جا رہے تھے۔

مطلبہ اسلام کے اس آسمانی درخت کو کسی انسانی ہاتھوں نے نہیں لگایا تھا نہ حنی مدائیر اور انسانی ہاتھوں سے اسکی بربادی ممکن تھی بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ لگایا ہوا پودا ہے اور جس کی جڑیں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسیح موعودؑ نے تقادیاں مسیح موعودؑ و مہدی مہمود علیہ السلام نے وصیت کے نظام کے ذریعہ پاتاں تک راز کر دی تھیں۔ ان گہری جڑوں تک گھا د پھینانے اور ان کو مضبوط بنانے کے لئے سیدنا المصلح الموعودؑ نے ۱۹۳۱ء کے پرب آشوب زمانہ میں تحریک جدید کی بنیاد

رکھی جیسا کہ حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں -  
 ”تحریک جدید گو وصیت کے بعد لگائی ہے اور اس کے لئے پیش رو کی حیثیت میں ہے گو بارہ نظام نو کے مسیح کے لئے ایک ایلیا نبی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا ظہور مسیح موعود کے غلبہ والے ظہور کے لئے ظہور ارہامی کے ہے ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعبیر میں مدد دیتا ہے۔“

نظام نو (ص ۱۱)

**الہی تحریک** عظیم الشان تحریک جو توحید کے نام سے موسوم ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؑ کے عہد مبارک میں آپ ہی کی زبان سے اس کا اعلان و اجراء ہوا لیکن خود بانی تحریک جدید فرماتے ہیں کہ یہ کوئی انسانی تحریک نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ تحریک جدید ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-  
 ”میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خورائے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے سے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے دل پر نازل فرمایا اور میں نے جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“ (خطبہ جمعہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۲ء)

غرض و غایت | جیسا کہ شروع میں

بیان کیا گیا ہے یہ آسمانی تحریک اس عظیم الشان عالمگیر انقلاب کو اور اس نظام نو کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے بطور ارہامی کے ہے جس کی بنیاد حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل رکھی اور اسی بنیاد پر اس نظام نو کی عظیم شہادت تعمیر کرنے کی غرض سے آپ کے روحانی فرزند جنیل حضرت امام مہدی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں ”وصیت“ کا نظام جاری فرمایا اسی وصیت کے نظام کو عالمگیر شکل دینے کیلئے حضرت المصلح الموعودؑ نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تحریک جدید کو جاری فرمایا۔ چنانچہ اسی مبارک تحریک کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے اموال و نفوس کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے چار دن عالم میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔ تشریف لکروں میں خدا واحد کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اور دنیا کے چپے چپے پر توحید باری تعالیٰ کے قیام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کھانے کے لئے سردھڑکی بازی لگائی جا رہی ہے۔

تحریک جدید کے بنیادی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں :-  
 ”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی و سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ ہر فرد ایسے آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمر اسی کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہو نا ضروری ہوتا ہے۔“ (خطبہ جمعہ ۶ نومبر ۱۹۳۲ء)

ہر احمدی پر فرض | سیدنا حضرت مصلح

موعودؑ فرماتے ہیں -  
 ”ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس عالمی تحریک میں حصہ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا اسے احمدیت میں اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت کا قبول کرنا محض بے کار ہے۔“

(بدار جنوری ۱۹۵۱ء)  
 نیز فرماتے ہیں :-  
 ”میں نے اس جذبہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر فرد اور ثورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔“  
 (الفضل ۳ جولائی ۱۹۵۵ء)

**حضرت مصلح موعودؑ کی دعا**  
 سیدنا حضرت مصلح موعودؑ نے جماعت کے سامنے تحریک جدید کی غرض و غایت اور افادیت کو مختلف پریوں میں بیان فرمایا اور ہر احمدی کو اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہونے کی تحریص و ترغیب دلائی وہاں احباب جماعت کے لئے دعا میں بھی فرمائی ہیں۔ تاکہ انہیں اس تحریک میں شامل ہونے اور حیثیت کے مطابق حمد ڈالنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق ملے جیسا کہ حضور رضی اللہ عنہما کرتے آئے فرماتے ہیں :-

(۱) اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کیلئے توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دل کی گڑبگڑ کو حل کرے۔  
 (۲) اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق دے لیکن تم نے استطاعت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں شامت ایمان عطا فرمائے تا م ایسی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔  
 (۳) اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی عجز کی وجہ سے تمہیں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا تو اللہ تعالیٰ ہماری شامت اعمال اور عجز پر دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر احمدی کو حضرت مصلح موعودؑ کی دعاؤں کا دار ثبوت بننے اور اس عظیم الشان تحریک میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے تاکہ علیہ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آجائیں اور ہم اپنی زندگیوں میں وہ مبارک دن دیکھ لیں۔ اللہم آمین



# تحریک جدید الہی تحریک ہے

انصار - نحمدہ و نصلی علیہ و آہلہ و سلم و سادہ صحابہ سکندر آباد

۱۹۳۲ء کا سال بڑا پر آشوب سال تھا۔ اور یہ زمانہ دور احمدیت کیلئے بے حد نازک زمانہ تھا۔ اس وقت مخالفت انتہا پر تھی۔ اور جماعت کے مخالفین اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہتے تھے کہ اس جماعت کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ان سب نے متحدہ محاذ جماعت کے خلاف قائم کر کے ایک طرف تو سادہ لوح عوام میں غلط فہمیاں پھیلائی شروع کر دی تھیں اور دوسری طرف حکومت انگریزی کے ایک حصہ کی پشت پناہی حاصل کرنے تھے۔ اس وقت احرار کا فتنہ بھی عروج پر تھا۔ اور یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ تم قادیانی کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے نظائر حالات ایسے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ جماعت کا شیرازہ بکھرنے کو ہے لیکن وہ قادر خدا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی برگزیدہ جماعت کیلئے بڑی غیرت رکھتا تھا وہ اب بھی جماعت کے ساتھ تھا اس کے فضل کا سایہ جماعت احمدیہ کے اولوالعزم خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے سر پر تھا۔ وہ روح القدس کے ذریعہ اس جبری خلیفہ کی تائید کر رہا تھا چنانچہ اس وقت آپ نے احرار کے فتنے کے خلاف یہ اعلان فرمایا کہ

یعنی احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔

اس اعلان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں وہ سکیم العادیا جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

”میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ اس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“

پھر پھر آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ پر اجاب کرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا :-

”تمہارا جلسہ یورپ کی اور امریکہ کی دینی ہمدردی کیلئے تداریک حشد پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید فام لوگ اسلام قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔“

حضرت اقدس کی ایک عظیم الشان رویا بھی اس ضمن میں لوری ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں :-

”۱۸۹۱ء کی کئی حالت میں روس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار فوج ہے ادنیٰ میں پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو فوجوں سے بہتوں پر فتح پاسکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی:

كَمْ تَمَنَّا فِتْحًا قَلِيلًا فَغَلَبَتْ فِتْحًا كَثِيرًا يَا ذَاتِ اللَّهِ

(ازالہ اوہام ص ۹۸-۹۷ء مذکورہ چوتھا ایڈیشن ص ۱۷۷-۱۷۸ء)

پس تحریک جدید بلاشبہ الہی تحریک ہے اور ان تداریک حشد میں ایک تداریک جس کی بنیاد مسیحائے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلائی تھی۔ فوج پر فوج تھی۔ نیز جب حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے ”تحریک جدید“ کا اعلان فرمایا اور جماعت کے سامنے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اہل و عیال پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو لوگوں نے غزوہ تبوک کی طرح اپنی جان اور مال خدا کے راستہ میں پیش کر دیا۔ چنانچہ پانچ ہزار مجاہدین نے اس جہاد میں حصہ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ روایت صادق کے مصداق بنے۔ الحمد للہ

الہی تحریک تحریک جدید کے ذریعہ حضرت مسیح موعود نے جماعت کے سامنے ایک نیا اور وسیع نظام رکھا جو نہایت ہی بابرکت ثابت

اس نظام کی کئی شاخیں مقرر کی گئیں جو بعض تبلیغ کیلئے بعض تربیت کیلئے اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور ان سب کاموں کو چلانے کیلئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی جو چندہ تحریک جدید کہلاتا ہے۔ تحریک جدید کے نظام کے تحت جماعت کی تربیت و اصلاح کا جو کام رکھا گیا اس کیلئے بعض معتین امور مرتب کئے گئے مثلاً

(۱) ایک سے زیادہ مکانا نہ کھاؤ۔

(۲) سینا اور تھیر نہ دیکھو (۳) بے کار نہ رہو (۴) اپنے ہاتھ سے کام کرنا کی عادت ڈالو۔

(۵) کسی جائز کام کو اپنی شان بجاؤ نہ سمجھو۔

(۶) لباس اور زیورات میں روپیہ ضائع نہ کرو۔

(۷) دینی اور اجتماعی ضرورتوں کیلئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچاؤ (۸) رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھو (۹) دعاؤں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہو۔

(۱۰) حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کرنا کہ ہم امانت عدل و انصاف قائم کریں گے۔ اور ایک عالم گواہ اور عینی شاہد ہے کہ ان بابرکت اصولوں پر عمل پیرا ہو کر جماعت سادہ زندگی گزارنے اور روحانیت میں ترقی کرنے اور دین کی ضرورت کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روش پر عمل پیرا ہونے سے آج دنیا کا تمام مشاہیر غلبہ اسلام پر آگے بڑھا جا رہا ہے اور جماعت بڑی تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ الحمد للہ

دوسرا حصہ تحریک جدید کے نظام کا تبلیغ اسلوب سے تعلق رکھتا تھا چنانچہ اس تحریک کے نتیجے میں ہندوستان کے علاوہ بیسوں ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا ایک بحال پھیلاؤ ہوا۔ آج اس الہی تحریک کے نتیجے میں سرحد و عراق و اٹلی اور مغرب و شمال مشرقی افریقہ میں کئی شاخیں نیکو لوگوں کے ہاتھوں سے افریقہ میں بنائیں گے یا غانا سیرالیون لائبیریا ماریٹس، ملایا بورنیو انڈونیشیا سنگاپور اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں مجاہدین اسلام دن رات تبلیغ اسلام کا فریضہ بجالا رہے ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت اور مختلف زبانوں میں تراجم وغیرہ کام بھی زور دیا گیا ہے اب تک ۵۰ سے زائد زبانوں میں تراجم شائع

ہو چکے ہیں اور ساجد کی تعمیر اور پھر جس اشاعت اس کے علاوہ ہے اور تبلیغ و اشاعت کا کام بفضلہ تعالیٰ روز بروز ترقی پر ہے اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سعید روحیں حلقہ بگڑھو سلام آور رہی ہیں۔ میدان حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک جدید کی اہمیت واضح کو سمجھنا ضروری ہے :-

”تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حقد لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہونگے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریک جدید کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں :-

”اس روحانی ہم کو تمام کائنات عالم میں پھیلائے کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشا اور اس کے الفا سے حضرت مسیح موعود نے زور دیا۔ اس تحریک جدید کا اجراء کیا تھا۔ درست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست اور خوش کن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے۔“

غرض تحریک جدید وہ الہی تحریک ہے جس کے نتیجے میں ہر دور میں پہلے سے بڑھ کر اشاعت اسلام و تبلیغ دین الہی کے کام میں وسعت پیدا ہوئی اور آج وہی ہے۔ ضرورت صرف اس بات تک ہے کہ ہم میں سے ہر فرد جو احمدی کہلاتا ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور برصغیر کی ضرورتوں کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے پہلے سے زیادہ لگے بڑھے کہ قربانیاں پیش کرے اور کرتا چلا جائے اور حضرت مسیح پاک کی فوج میں شامل ہو کر رضائے الہی حاصل کرے۔ ہمارا موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے تسلسل میں ۱۹۸۹ء تک دنیا کے سوا ممالک میں تبلیغی مراکز اور ساجد قائم کرنا چاہتے تھے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوسے زائد ممالک میں قائم ہو چکے ہیں اور ہندوستان اور جماعت کو آگے بڑھانے کے لئے صحیحہ عنایت فرمایا ہے جسے ہم اپنے آقا کی اس خواہش کو پورا کرنے میں توجہ و عہد سے لیں۔ ہم بھی اپنی قربانیاں پیش کریں جو ہمارے بزرگوں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت مولانا نور الدین نے پیش کی تھیں۔ ہم بھی اس مقصد کو جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی گئے تھے پیش نظر رکھ کر آگے بڑھیں اور غلبہ اسلام کی اس آسمانی ہم میں حصہ دار بنیں تاکہ آئینہ نسلیں ہم پر۔ خیر کر سکیں اور خدا تعالیٰ اور اس پاک خلیفہ کے حضور وہ متاع پیش کریں جو تقاضا وقت ہے اور تقاضا تحریک جدید ہے۔

زراں پیشتر کہ بانگ برادرانہ نماند



### تبلیغی و تربیتی مساعی

## لجنہ امداد اللہ کیرلہ کی طرف سے ملیائی رسالہ النور کا اجراء

اللہ تعالیٰ نے لجنہ امداد اللہ کیرلہ کو ملیائی زبان میں سہ ماہی رسالہ النور کے اجراء کی توفیق ملی ہے۔ محترمہ افتخار الخفیضہ صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کی رپورٹ کے مطابق ۲۵ ستمبر بروز اتوار لجنہ امداد اللہ کیرلہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر محترم اے۔ پی گنجا صاحبہ صوبائی امیر کیرلہ نے محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کو ایک شمارہ لے کر اس رسالہ کی رسم اجراء ادا کی۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ امداد اللہ سبھارت نے اس نیک اقدام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ سبھارت کی نجات میں سے کیرلہ کی بجزا سے کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسالہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل خدام الاحمدیہ کیرلہ کی طرف سے ماہنامہ "الحق" مجلس انصار اللہ کی طرف سے سہ ماہی رسالہ "النور" شائع ہو رہے ہیں۔ جبکہ گزشتہ ۶۸ سال سے ماہنامہ ستیہ روشن اور ۲۰ سال سے انگریزی رسالہ "منارٹ" خدمت اسلام اور خدمت بنی نوع انسان کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔

## بنگال میں گیارہ صد افراد کا قبولِ احمدیت

☆ دو صاحبہ کی تعمیر مکمل ہو دو سکول زیر تعمیر

کلکتہ۔ کلکتہ مشن کی طرف سے معمولہ ایک رپورٹ کے مطابق ماہ ستمبر میں بنگال اور آسام میں گیارہ صد افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ کئی پارہ اور شہری گھاٹ میں دو سکولوں کی بنیادیں رکھی گئی ہیں۔ جبکہ شہری گھاٹ اور سکونی والا میں دو صاحبہ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان ہیئت کنندگان میں چار علماء کرام بھی ہیں۔

کلکتہ مشن نے حال ہی میں "مکتوب احمدیہ" کے نام سے ایک ماہنامہ بھی شروع کیا ہے۔ اسی طرح مولانا حمید الدین شمس صاحب کی کتاب "ظہور امام مہدی" بیس ہزار کی تعداد میں اور حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا وفات مسیح کا چیلنج پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔

اسی اثناء میں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ پیر پھرا شریف کے پیر صاحب نے احمدیوں کو مرتد اور واجب القتل کا فتویٰ دے کر مسلمانوں کو بہکانا شروع کر دیا ہے۔ دراصل دلائل کے میدان میں شکست کے بعد ہی ایسے فتوے منظر عام پر آیا کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ محترم امیر صاحب کی زیر نگرانی مبلغین و مبلغین کرام نہایت جانفشانی سے میدان تبلیغ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

## شاہجہا پور میں ڈش اینٹا کا افتتاح

شاہجہا پور۔ ۲۴ ستمبر کو یہاں نماز جمعہ کے بعد احمدیہ مشن لم ڈس میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات سے استفادہ کے لئے ڈش اینٹا کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کی صدارت محترم حفیظ احمد صاحبہ صورت جماعت احمدیہ شاہجہا پور نے کی۔ شیخ علاؤ الدین صاحب شہری انچارج نے تلاوت کی۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحبہ ناظر تعلیم نے افتتاح کی رسم کو انجام دیا۔ اس موقع پر صدر جماعت نے محترم قریشی اسٹیج احمد صاحبہ حال میٹم امریکہ کے لئے دعوتی درخواست کی جنہوں نے ڈش اینٹا کا تحفہ جماعت کو دیا۔

مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا ہے (اور اس امر کی توثیق)

## صوبہ جموں کا پہلا عالم الشان اجتماع

۲۴ اگست کو بمقام چارکوٹ پونچھ صوبہ جموں کی مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع احمدیہ اکیڈمی میں منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے فرمائی جبکہ اختتامی اجلاس محترم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجتماع میں علمی و دینی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ روز شہی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

اس اجتماع کے لئے مریزا احمدیت قادیان سے محترم غوری صاحب کے ہمراہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد سید ناصر مدرسہ احمدیہ۔ محترم مولانا محمد ایوب صاحبہ محترم گیتی تویر احمد صاحب خادم نے شرکت کی ان کے علاوہ قادیان سے ۸ خدام بھی شریک اجتماع ہوئے۔ خدام الاحمدیہ سبھارت کی ناننگی محکم قریشی محمد فضل اللہ صاحب مہتمم تحریک جدید نے کی۔ مختلف جامعوں سے خدام و اطفال باوجود موسم کی خرابی کے اجتماع میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر علماء کرام نے خدام و اطفال کو گرانقدر نصائح سے نوازا۔ محکم خیر الممان صاحب عاجز صوبائی قائد اور خدام نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

محترم بابو محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے تمام مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ جماعت احمدیہ چارکوٹ نے تمام مہمانان کے قیام و طعام کا نہایت احسن رنگ میں انتظام کیا تھا۔ رپورٹ: نذیر احمد مفسر مبلغ انچارج علامہ پونچھ

## منار کیرلہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۱۵ اگست ۱۸ ستمبر ۱۹۴۳ تک منار کی خوشنما وادی میں مجالس خدام الاحمدیہ کیرلہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں کیرلہ کی چالیس سے زائد مجالس کے خدام و اطفال شریک ہوئے جبکہ مجلس انصار کے بزرگ اور لجنہ امداد اللہ کی مستورات نے بھی شریک ہو کر حوصلہ افزائی کی۔

اجتماع کا افتتاح پی بی حسن کویرا صاحب صوبائی قائد نے منامیوریل ہال میں کیا۔ صوبائی امیر محترم تنجیا صاحب نے پرچم کشائی کی محکم احمد سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ ۱۸ ستمبر کو صوبائی قائد صاحب کی ہی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

اجتماع میں تلاوت قرآن مجید اور دیگر دینی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ روز شہی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ اسی طرح محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔ پروفیسر محمد احمد صاحب پی محمد کویرا صاحب ڈاکٹر محمد عبد الرحمن صاحب۔ وی۔ وی عبد اللہ صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ اس موقع پر مشاعرہ۔ میچک شو اور ٹیبلو پروگرام بہت دلچسپ رہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ اجتماع صلح سمندر سے پینتالیس سو فٹ بلند منار کی نہایت حسین وادی میں منعقد کیا گیا۔ میلوں میل پہاڑی علاقے پر یہاں چائے کی کاشت ہوتی ہے۔ جو ایک بہت خوبصورت منظر ہے۔ امسال کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس پہاڑی علاقہ پر نیل کرینچی کا ایک نیلے رنگ کا بھول جو بارہ سال میں ایک مرتبہ کھلتا ہے کھلا تھا۔ اسے دیکھنے کے لئے مختلف علاقوں سے سیاح آئے ہیں۔

اجتماع کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں محترم صوبائی امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ دوران اجتماع مجلس سوال و جواب کا انعقاد بھی کیا گیا۔



# ہفتہ تحریک جدید

۵ نومبر تا ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء

جیسا کہ احباب کو بخوبی علم ہے کہ تحریک جدید کا سال رواں ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۳ء تک اکتوبر کو ختم ہو چکا ہے اور ماہ نومبر میں عموماً حضور انورؐ عظیمؑ کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں۔ اس لئے حضور انورؐ کی خدمت میں سابقہ سال کے وعدہ جات اور وصولیوں کی پوزیشن بغرض دعا و ملاحظہ بھجوائی جاتی ہے۔ جسے حضور انورؐ مجموعی طور پر اپنے خطبہ میں بھی بیان فرماتے ہیں۔ اسی لئے احباب جماعت سے خصوصی طور پر درخواست ہے کہ اپنے وعدہ جات کا جائزہ لے کر اس کی سونپھد اور اپنی طرف سے توجہ فرمائیں۔

دعا ہے کہ تحریک جدید حضرت مصلح موعودؑ کی جاری فرمودہ ایک عظیم الشان الہی تحریک ہے اور عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے جہاد کبیر اور مدتہ جاریہ ہے۔ اس لئے اس بابرکت تحریک میں ہر فرد جماعت کا شامل ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ حضور انورؐ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں ذیل تنظیموں پر بھی یہ اہم ذمہ داری ڈالی ہے کہ ذیلی تنظیموں کی مدد سے جماعت کے ہر طبقہ مرد و زن بچے بڑھے کو اس الہی تحریک میں شامل کیجئے۔ نیز جماعت میں نئے نئے داخل ہونے والے احباب سے متعلق بھی ہدایت فرمائی کہ انہیں بھی تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل کیا جائے۔

چنانچہ انہی اغراض کے پیش نظر تحریک جدید کے نئے سال کو نئے عزم سے شروع کرنے کے لئے مورخہ ۵ نومبر تا ۱۲ نومبر ہفتہ تحریک جدید منانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ جملہ اراہ صدر صاحبان و سیکریٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ پورے جوش و خروش عزم اور دعاؤں کے ساتھ اس ہفتہ کا انعقاد کہہ کے درج ذیل پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔

۱۔ ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ جلسہ کا انعقاد کہہ کے اس بابرکت تحریک کی افادیت و اہمیت اور اس میں شمولیت کی اہمیت کو خلفاء عظام کے ارشادات کا روشنی میں واضح کیا جائے۔

۲۔ ذیلی تنظیمات کی مدد سے جماعت کے ہر فرد کو حتیٰ کہ چھوٹے بچوں کو بھی اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ کوئی فرد جماعت اس تحریک میں شامل ہونے سے نہ نہ جائے۔

۳۔ سلسلہ جمعہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر نمایاں اضافہ کے ساتھ نئے سال کے وعدہ جات لکھوائے جائیں۔ اور اس کی ایک نقل دفتر تحریک جدید کو بھی بھجوائی جائے۔

۴۔ خیر اور ذی ثروت احباب کو زیادہ سے زیادہ معاونین خصوصی کی فہرست میں شامل کیا جائے جس کی کم از کم شرح ۵۰ روپے سے شروع ہو کر اس سے زائد حسب توفیق ہے۔

۵۔ یہ بھی کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ چندہ تحریک جدید سال کے ابتداء میں ہی وصول ہو کہ احباب السابقون الاولون میں شامل ہو سکیں کیونکہ حضرت مصلح موعودؑ نے فرمایا ہے۔

”جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں (چندہ) دیدیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے جو لوگ جماعت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اس طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے“

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اموال و نفوس میں برکت عطا کرے۔ براہ کرم ہفتہ تحریک جدید کی رپورٹ اور کارکردگی سے دفتر تحریک جدید کو بھی مطلع فرمائیں۔ (فائل اعلیٰ تحریک جدید)

درخواست دعا۔ مکرم برادر پریناز فضل صاحبہ مقیم لاہور نے جدیدہ نقل اپنا ایک ذاتی ریڈیو کا دیباہ شروع کیا ہے موصوف اپنے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (حبیب احمد خادم الیکٹرونکس جدید)

# اعلانات نکاح

مورخہ ۲۲ نومبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک قادیان میں حترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمیہ و امیر جماعت احمیہ قادیان نے بتفصیل ذیل مد نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱)۔ عزیزہ شایمہ تنویر سلیمان بنت مکرم خورشید احمد صاحب اور نائب ناظریت المال دآمد قادیان کا نکاح عزیزہ فیکس احمد خان سلمہ ابن مکرم شرافت احمد خان صاحب آف کلکتہ مال مقیم نیولندن، کنیکٹیکٹ (امریکہ) کے ساتھ مبلغ ۶۵۰۰ روپے حق مہر پر۔

(۲)۔ عزیزہ راشدہ تنویر سلیمان بنت مکرم خورشید احمد صاحب اور نائب ناظر بیت المال دآمد قادیان کا نکاح عزیزہ محمد فضل اللہ عابد سلمہ ابن مکرم محمد عبدالرشید صاحب آف حیدرآباد داندھرا مال مقیم جدہ (سعودی عرب) کے ساتھ مبلغ ۵۱۰۰ روپے حق مہر پر۔

فریقین کی طرف سے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ ۳۰۰ روپے انانت بد میں ادا کئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔  
قارئین بدر سے ہر دو رشتوں کے ہر صحت سے بابرکت اور شرف نرات حسد ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

# ضروری اعلان

مکرم رفیق احمد صاحب طاہر ابن مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام اور مکرم مشہود احمد ڈار ابن مکرم غلام قادر صاحب ڈار صاحب قادیان کو ان کی قابل اعتراض حرکات کی وجہ سے عنقریب حضور انورؐ اخراج از نظام جماعت کی جماعتی تعزیر دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

بدر مجریہ ۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء کے صفحہ نمبر ۱۱ کالم نمبر ۱ پر ایک ایمان افروز واقعہ کے عنوان کے تحت پہلی متوقع ولادت میں پہلی لفظ حذف کر دیا جائے۔ اسی عنوان کے تحت صفحہ نمبر ۱۲ پر والدہ پیر صلاح الدین صاحبہ کے حضور سے مخاطب ہونے کا اندراج ہے۔ ”والدہ“ کی جگہ ”الیہ پیر صلاح الدین درست ہے۔“ پھر صفحہ نمبر ۱۱ کالم ۱۱ میں سلامت بیگم اور سلیم بیگم کے نام کی اصل حقیقت یہ ہے کہ بیوی الیہ کا والدین نے پہلے ”پروین“ نام رکھا تھا۔ ان کے بڑے بھائی اور بڑی ہم شیرہ کی جلد ادیر تلے وفات ہو جانے کی وجہ سے درازی عمر کے لئے ”پروین“ سے بدل کر سلامت بیگم نام رکھا گیا تھا ان کی شادی کے بعد ایک دفعہ جب وہ حضور کی خدمت میں حاضر تھیں تو حضور نے سلامت بیگم کے نام کو ناپسند فرماتے ہوئے۔ الیہ کا نام سلیمہ بیگم رکھا دیا تھا۔ اس لئے عزیزوں میں سلامت بیگم اور سلیمہ بیگم کو عرصہ دونوں نام ہی رائج رہے۔ (مرزا ارشد بیگ۔ گلشن راوی۔ لاہور)

درخواست دعا: مکرم خورشید عالم صاحب معلم تحریک جدید مقیم بیپال کا بیٹا ارشد ایوب جو تحریک جو قیف میں شامل ہے۔ بیمار رہتا ہے۔ صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (منظر احمد ظفر مبلغ سلمہ)

NEVER BEFORE THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT

**Soniky**

H A N A I  
A Treat for your feet

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.  
34 DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15



# جلسہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع

قادیان۔ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع نہایت شاندار اور پُر وقار طریق پر ۱۶ تا ۱۸ اگست کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائم مقام ناظر اعلیٰ شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد موصوف نے کلمے خدام الاحمدیہ پڑھایا اور ان بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام کا عہد و ہر ایا جب کہ اطفال کا عہد قائد مجلس محترم رشید الدین صاحب یا شاہ نے دہرایا۔ بعد خدام نے ایک ترانہ پیش کیا جس سے حاضرین محفوظ ہوئے اس اجلاس میں محترم قائد صاحب، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات کا تقریب محترم مولانا محمد انعام صاحب مخوری قائم مقام امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تینوں دن خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ اختتامی اجلاس میں قائد صاحب نے جملہ حاضرین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ رات کو ۹ بجے ایک دلچسپ مشاعرہ بھی ہوا۔ ۷ اگست کو صبح ۸ بجے تمام خدام و اطفال کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے ناشتہ دیا گیا۔

# ایسی ریزرویشن برآمدگی کا قادیان

اس سال بھی مہمانان کرام کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ قادیان میں سہولیت کے بعد واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ ابھی سے مندرجہ ذیل کوائف صاف صاف الفاظ میں لکھ کر دفتر جلسہ سالانہ کو مطلع فرمادیں تاکہ اس کے مطابق جلد کارروائی کی جاسکے۔

- (۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) ٹرین کا نام اور نمبر (۳) سٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانا مقصود ہو (۴) کس درجہ میں سفر کرنا ہے۔ مثلاً فرسٹ کلاس + A.C + A.C سیلپر کلاس + فرسٹ کلاس + A.C تھری ٹائر سیلپر + A.C چیر کار + سیلپر کلاس + سیکنڈ کلاس۔
- (۵) سفر کنندگان کے نام پھر جنس (مرد یا عورت) وغیرہ۔

مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ ٹکٹ ریزرویشن کے اخراجات کے لئے رقم بذریعہ M.O یا بینک ڈرافٹ یا P.O.B یا P.S.O قادیان بنام صدر انجمن احمدیہ بنا کر دفتر محاسب کو تفصیل کے ساتھ بھجوا دیں نیز اس ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مع تفصیلی کوائف سے دفتر جلسہ سالانہ کو بھی مطلع فرمادیں تاکہ بروقت ریزرویشن کروانے میں آسانی ہو۔

آج کل تقریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں بذریعہ ٹیلی فون بہت آسانی سے واپسی ریزرویشن بھی ہو جاتی ہے۔ اس سہولت سے بھی احباب کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ جن جماعتوں میں اس کی سہولت نہیں ہے ان کی طرف سے مندرجہ بالا کوائف آنے کی صورت میں واپسی ریزرویشن کا انتظام کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آفس جلسہ سالانہ قادیان

# امتحاوینی نصائے جماعتیہ احمدیہ ہندوستان

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے جماعتی ہائے احمدیہ ہندوستان کے سالانہ رسالے کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف و کشتی نوح بطور نصائب مقرر کیا ہے۔ جس کا امتحانی مورخہ ۱۹؍۱۱ بروز اتوار ہو گا۔

مبتلغین و معلمین اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کی اس امتحان میں شرکت کرنے کے لئے سعی کریں۔ اور ان کے اصحاب مع ولایت نظارت میں بھجوا دیں۔ ناظر و موزع و تبلیغ قادیان

## دعاے مغفرت

میرے والد محترم مقتدر صاحب کتور آف انگلی مورخہ ۱۱ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ۱۹۶۲ء میں بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے ۱۹۶۳ء میں ہجرت کر کے ساونت واری چلے گئے۔ موصوف کو مخالفین نے شدید قسم کی تکالیف دیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ تبلیغ میں شب و روز مصروف رہتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند سلسلہ کے فدائی تھے اور موصی تھے۔ تمام احباب جماعت سے والد صاحب کی مغفرت اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمادیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار  
(نواب خواجہ کتور۔ انگلی۔ گرنانگ)

**ولادت**  
محرم برادرم مولانا مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ مہتمم نیپال کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ اکتوبر کو تین بچیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی درازی ہو اور صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔  
(قریشی محمد فضل اللہ)

خوشخبری ۱۰؍۱۱ وال جلسہ سالانہ مبارک ہو خوشخبری

مردوں کیلئے لاجواب نسخہ

**زور عام**

شکلی لال گوئی

جسم میں چستی لانے اور کمزوری دور کرنے کیلئے۔ ایک بار خدمت کا موقع دیں

پتہ: چچا پٹرو فارمیسی ہرچوال روڈ قادیان پنجاب بھارت

نخالص اور معیاری زلیوارت کا مرکز

فون: ۶۲۹۴۴۲

**الکھنڈ**

پریمیئر سید شوکت علی اینڈ سنز کے محمد شہید گلانہ کارگاہ حیدری نارتھ ناظم بلوچستان

**بانی پیمز**

کلکتہ

۷۰۰۶۹

سیلفون نمبر

۵۱۳۲۵۲۰۶ - ۵۲۸ - ۵۱۳

**YUBA**

QUALITY FOOT WEAR



## اداریہ — بقیہ صفحہ (۲)

دفتر دم مجلس خدام الاحمدیہ، دفتر سوم لجنہ امار اللہ کے سپرد فرمایا ہے۔ نیز اطفال کی عمر سے چھوٹے بچے اور بچیاں لجنہ کے سپرد فرمائے اور نئے مبالغین اپنی عمر کے لحاظ سے اپنی تنظیم کے تحت فرمائے۔ حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں انفرادی طور پر اپنے دفتر میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی تنظیم سے متعلقہ دفتر کے افراد کو تحریک جدید کے اغراض و مقاصد پورا کرنے کے لئے توجہ دلانا ہم سب کا فرض بن جاتا ہے۔ اس وقت ہندوستان کے تحت نیپال۔ مالڈیپ۔ بھوٹان اور سری لنکا میں مجموعی طور پر تیس مبالغین و مبلغین تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اور ۱۹۸۵ء کے بعد سے اب تک تین ہزار کے قریب نئی جمعیتیں ہوئی ہیں۔ اور تیرہ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۹ طلباء تحریک جدید کے تحت دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ۱۵ طلباء تعلیم حاصل کر کے میدان تبلیغ میں سرگرم عمل ہیں۔ نیز نیپال میں احمدیہ پبلک سکول و احمدیہ ڈسپنسری دن رات خدمتِ خلی کے فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر سکول۔ مساجد اور مشن ہاؤسز زیر تعمیر ہیں۔ جبکہ ہندوستان میں چندہ دہندگان تحریک جدید کی تعداد تیرہ ہزار کے قریب اور سالانہ بجٹ گیارہ لاکھ ہے۔

آخر پر سیدنا حضرت صلح موعود رضی اللہ عنہ بانی تحریک جدید کے الفاظ پر اس مضمون کو ختم کرنا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں :-

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگادیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعت کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت، سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اس لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا، جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے“ (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

”یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو رکاوٹیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود مشکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اہل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرنا رہے گا۔“

پس اس تاریخی دور میں جبکہ ہر لحاظ سے جماعت ترقی کر رہی ہے لاکھوں کی تعداد میں افراد شامل ہو رہے ہیں تربیتی تقاضے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہم سب کو بالخصوص احبابِ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو اپنے وعدوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب کا بقایا ہے تو جلد از جلد بے باق کر کے پہلے سے بڑھ کر وعدہ جات لکھائیں اور اس کی ادائیگی بھی کریں۔

ایک موقع پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ — ”ہندوستان کی جماعتیں اس دورِ امتلاء میں دنیا بھر کی باقی جماعتوں سے بہت پیچھے رہ گئی ہیں۔ اور دیگر ممالک کی طرح مالی قربانی کے میدان میں ہوش و جذبہ کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہیں۔۔۔۔۔

نیز فرمایا — ”دنیا کے تمام ممالک میں تحریک جدید کا چندہ پچھلے ایک دو سالوں میں پہلے سے پانچ گھنٹا ہو گیا ہے پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں اس چندہ میں اس قسم کا اضافہ نہ ہو۔“ — پس چندہ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کر کے خدا تعالیٰ کا شکر چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔  
(قریشی محمد فضل اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن جسٹس لائن ۱۹۹۳ء میں شرکت کرنے والے اسپران را کا مولیٰ کو شرفِ معانقہ عطا فرما رہے ہیں۔  
نام علی الترتیب اوپر سے (۱) کرم رانا نعیم الدین صاحب (۲) کرم محمد عاذق رفیق طاہر صاحب (۳) کرم عبد القدیر صاحب (۴) کرم نشار احمد صاحب



## تحریک جدید کے ذریعہ

# نیپال میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

مظفر احمد ظفر مبلغ تحریک جدید

نیپال کو احمدیہ سنگھ نیپال کے نام سے  
”نظوری مل پکی ہے۔ اور نیپال کی SOCIAL  
WELFARE SOCIETIES میں باقاعدہ  
طور پر شامل کر کے سرٹیفکیٹ دے دیا گیا ہے۔  
جماعت کی طرف سے کی جانے والی خدمات  
مخالفین کو برداشت نہیں ہو رہی ہیں اور ملاؤں  
کی طرف سے جماعت احمدیہ نیپال کی مخالفت  
کا ایک طوفان کھڑا کیا گیا ہے۔ لیکن اس  
مخالفت کے باوجود خدا کے فضل سے سائت  
اضلاع میں جماعت کی شاخیں قائم ہو چکی  
ہیں۔ اس مخالفت میں سبعودی عکسب  
سے تائید یافتہ تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔ اللہ

تعالیٰ سے شرف ملاقات کے نتیجے میں ان تمام  
دوستوں نے بیعت کر لی۔ اس وفد میں مکرم ڈاکٹر  
خیل احمد صاحب بھی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ  
تعالیٰ نے خلیل صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

اس تبلیغی سروسے کی رپورٹ کے بعد ۱۹۸۵ء  
میں ہی تحریک جدید کی طرف سے مکرم مولوی شرافت  
احمد خان صاحب کو بطور مبلغ نیپال بھیجا گیا۔  
موصوف نے ملک کی راجدھانی کاٹھمنڈو کو اپنا  
ہیڈ کوارٹر بنایا۔ کاٹھمنڈو میں کسی طرح کامیابی نہ  
ملنے پر ملک کے بارڈر علاقہ دھنگڑھی میں مکرم  
مولوی محمد یوسف صاحب انور اور عبدالنور خان  
صاحب معلم کو بھیجا گیا۔ ایک باقاعدہ تبلیغی وفد  
جس میں مکرم مولوی محمد فضل اللہ صاحب اور مکرم  
قاری نواب احمد صاحب اور ان کی اہلیہ شامل تھیں  
دھنگڑھی پہنچا۔ مکرم چودھری منظور احمد صاحب  
گجراتی سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید دھنگڑھی تبلیغی  
وفد میں شامل تھے۔ یہ ۱۹۸۷ء کی بات ہے۔ اس  
تبلیغی وفد کو کافی مشکلات اٹھانی پڑیں۔

فروری ۱۹۸۸ء میں دفتر تحریک جدید نے  
خاکسار کو نیپال کے دورہ پر بھیجا یا۔ خاکسار نے  
علاقہ بیرگنج کا دورہ کر کے جائزہ رپورٹ دفتر  
کو پیش کی۔ چنانچہ آخر اگست ۱۹۸۸ء میں خاکسار  
کی قیادت میں ایک تبلیغی وفد جس میں مکرم مولوی سید  
بشر احمد صاحب عامل مبلغ اور مکرم برہان الدین صاحب  
یادو معلم شامل تھے بھیجا گیا۔ خاکسار نے تبلیغی  
حالات کا جائزہ لینے کے بعد بیرگنج کو اپنا  
ہیڈ کوارٹر بنایا۔ باقاعدہ کام شروع ہونے پر  
کامیابی کی کرنیں نظر آنے لگیں۔ اس موقع پر ایک  
ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

۲۱ اگست ۱۹۸۸ء کو خاکسار صبح اپنے دوستوں  
کے کاٹھمنڈو ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے شدید  
زلزلہ آیا جس کی رپورٹ خاکسار نے محترم صاحبزادہ  
مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کو بھجوائی۔  
محترم موصوف نے دعا یہ جواب میں تحریر فرمایا کہ  
”میں دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں اللہ  
تعالیٰ نے نیپال میں حقیقی زلزلہ کی کیفیت  
پیدا کر دے۔“ حضرت موصوف کا اشارہ  
نیپال میں عائد تبلیغی پابندیوں کی طرف تھا۔ محترم  
موصوف کی یہ بات صرف دو سال میں پوری ہو گئی۔  
ملک میں جہوریت آگئی اور تبلیغ پر عائد پابندیاں  
اٹھائی گئیں۔

مئی ۱۹۹۱ء میں پہلا زیر تبلیغ وفد قادیان پہنچا۔  
خدا کے فضل سے بہت نیک اثر لے کر یہ دوست  
قادیان سے واپس ہوئے۔ اور اپنے علاقوں میں باقاعدہ  
جماعت احمدیہ کی تبلیغ شروع کر دی۔ دسمبر ۱۹۹۱ء  
میں ۱۲ افراد مشتمل زیر تبلیغ احباب کا وفد  
جلد لاہ قادیان میں شہر یک ہوا۔ حضور ایدہ اللہ

دنیا کا واحد ہندو ملک  
نیپال ہے۔ اس کی آبادی تقریباً  
۷۰ کروڑ ہے۔ دو عظیم طاقتوں چین اور ہندوستان  
کے درمیان حالیہ پہاڑ اور اس کی خوبصورت سرسبز  
شاداب وادیاں عجیب نظارہ پیش کرتی ہیں۔ نیپال  
پچیس زون کہلاتا ہے۔ یہاں تقریباً سو سال پہلے  
رانا خاندان کی حکومت تھی جو جبری اور ظالم حکومت  
کہلاتی تھی۔ اس حکومت میں مسلمانوں کی حالت خستہ  
تھی۔ پورے نیپال میں مسلمان اچھوتوں کے  
جاتے تھے۔ اس ظالم حکومت کے خاتمہ کے بعد  
شاہ خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ شاہ خاندان کے  
بادشاہوں کے نام کے ساتھ شری پانچ کا لقب  
لگایا جاتا ہے۔ شاہ خاندان کی حکومت عدل و  
انصاف پر قائم ہے۔ ملک میں اس خاندان کی حکومت  
کے قیام کے بعد مسلمان بھی ملک کے معزز شہری  
کہلانے لگے۔ مسلمانوں کے ساتھ اچھوتوں والا سلوک  
بند کر دیا گیا۔ مذہبی طور پر نیپال میں تین بڑے مذاہب  
پائے جاتے ہیں۔ سناٹن دھرم۔ بودھ دھرم اور  
اسلام۔ تعداد کے لحاظ سے ہندو مذہب اکثریت  
میں ہے۔ دوسرے نمبر پر بودھ دھرم اور مسلمان  
تیسرے نمبر پر ہیں۔ ہر مذہب والے کو پوری مذہبی  
آزادی حاصل ہے۔ اپنے اصول کے مطابق ہر مذہب  
کا پیرو اپنے مذہب کی تبلیغ کا پورا حق رکھتا ہے۔  
البتہ ملک کی راجدھانی یعنی کاٹھمنڈو میں یہ پابندی  
عائد ہے کہ کسی بھی عبادت گاہ خواہ مندر ہو یا مسجد  
اللہ کی آواز کپاؤ نہ دے باہر نہیں جانی چاہیے۔  
قومیت کے لحاظ سے نیپال چار حصوں میں منقسم  
ہے۔ پینو اور پرانے جنگلی لوگ۔ گورکھے جو پہاڑوں  
میں رہتے ہیں۔ تھار و میدانی علاقے کے جنگلوں  
میں بسنے والے لوگ اور مددھیشی جو نیپال  
کے شمالی میدانی علاقے میں کثرت سے آباد ہیں۔ مدھیشی  
لوگ ہندوستانی نژاد کہلاتے ہیں۔ دراصل وسط  
ایشیا میں بسنے والے لوگ مدھیشی کہلاتے ہیں۔  
نیپال کی قومی زبان نیپالی ہے جس کا رسم الخط  
سنسکرت الفاظ میں ہے۔ اس کے علاوہ چار مقامی  
زبانیں عام طور پر بولی جاتی ہیں۔ نیواری۔ مینسلی۔  
جو پچھوادی اور ہندی۔

۱۹۸۵ء میں اس وقت کے وکیل اعلیٰ تحریک  
جدید محکم چودھری عبدالقادر صاحب مرحوم کے زمانہ  
میں نیپال کا پہلا تبلیغی سروسے کیا گیا۔ یہ تبلیغی  
سروسے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم  
ماسٹر لشرقی علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ  
نے کیا تھا۔



(۱) نازید اللہ کے بعد احباب جماعت مسجد اجیرہ  
پرسونی نیپال میں مقامی مبلغ کے ہمراہ (۱۹۹۳ء)

تعالیٰ مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔  
احباب جماعت کے حوصلے بلند ہیں۔ خدا  
تعالیٰ ہم سب کو سچے رنگ میں اسلام  
اور انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا  
جائے۔ آمین

ارشاد فرمایا ڈاکٹر صاحب آپ نے بہت  
سے چراغ جلائے ہیں۔ چنانچہ قادیان سے  
واپسی کے بعد مکرم خلیل صاحب میں ایک تبلیغی وفد  
پیدا ہو گیا اور اس وقت ان کے ضلع پوسا میں دس  
مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ احباب  
جماعت کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

اس وقت نیپال کے ساتھ اضلاع  
میں جماعت احمدیہ باقاعدہ طور پر تعلیمی اور طبی  
خدمات انجام دے رہی ہے۔ ساتھ مبلغ  
اور پندرہ معلمین مختلف جگہوں پر خدمات بجا  
لا رہے ہیں۔ ضلع پوسا میں باقاعدہ گورنمنٹ  
نیپال سے منظور شدہ احمدیہ پبلک سکول اور  
احمدیہ ڈسپنسری جاری ہے۔  
گورنمنٹ نیپال کے طرف سے جماعت

### واقفین نو

”واقفین نو کو پچھن  
یہی سے متقی بنائیں۔“

اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف کریں۔ ان کے  
سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل  
دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔  
پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت سی  
عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا  
رہا ہو۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)



# साप्ताहिक 'बदर' कादियान [पंजाब]

सम्पादक :  
मुनीर अहमद खादिम  
उप सम्पादक :  
मुहम्मद नसीम खान

हिन्दी भाग

वर्ष 1

27 अक्टूबर-3 नवम्बर 1994

अंक 8-9

कुर्आन शरीफ का फर्मान :

## “अल्लाह की राह में खर्च करना”

जो लोग रात और दिन अपना धन (अल्लाह की राह में) छिप कर (भी) और खुले रूप में भी खर्च करते रहते हैं, उन के लिए उन के रब्ब के पास उनका प्रतिफल (सुरक्षित) है और न तो उन्हें कोई भय होगा और न वे चिन्तित होंगे।

(अल् बकर ; 275)

हदीस शरीफ

## ‘दानी मनुष्य अल्लाह के निकट होता है’

(प्रवचन हजरत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम)

“दानी मनुष्य अल्लाह के निकट होता है, जनता के निकट होता है तथा स्वर्ग के निकट होता है और नरक से दूर होता है। इसके उलट कंजूस मनुष्य अल्लाह से दूर होता है तथा जनता से दूर होता है और स्वर्ग से भी दूर होता है किन्तु नरक के निकट होता है। अज्ञानी दानी पुरुष भक्ति करने वाले कंजूस पुरुष से अल्लाह को ज्यादा प्यारा है।

(कृशौरिया भाग-1 पृष्ठ-122)

## मनुष्य का स्वर्ग उसके भीतर से ही निकलता है।

(हजरत मिर्जा गुलाम अहमद साहिब कादियानी,  
मसीह मौउद अलैहिस्सलाम के पवित्र कथन)

“जैसे कोई वाग पानी के बिना जीवित नहीं रह सकता उसी प्रकार कोई ईमान सत्कर्मों के बिना जिंदा ईमान नहीं कहला सकता यदि ईमान हो और सत्कर्म न हों तो वह ईमान हेय है और यदि सत्कर्म हों और ईमान न हो तो वे कर्म अ.डम्बर मात्र हैं। इस्लामी स्वर्ग की यही वास्तविकता है कि वह इस संसार के ईमान और कर्म का एक प्रतिबिम्ब है। वह कोई नवीन वस्तु नहीं जो बाहर से आकर मनुष्य को मिलेगी, अपितु मनुष्य का स्वर्ग उसके भीतर से ही निकलता है तथा प्रत्येक का स्वर्ग उसी का ईमान और उसी के सत्कर्म हैं जिनका इसी संसार में आनन्दानुभव होने लगता है।

(इस्लामी उमूल की फिलासफी-पृष्ठ-76)

★ निस्तान से होते हुए कश्मीर आ गए और अपने मिशन के प्रचार के उपरान्त वहीं प्रलोक सिधार गए। आपकी कब्र श्रीनगर के मोहल्ला ख नियार में मौजूद है।

3) श्री कृष्ण जी और महात्मा बुद्ध खुदा के सच्चे पैगम्बर थे। हर जाति में खुदा की तरफ से अवतार और पैगम्बर आते रहे हैं। इन सभी धर्म प्रवर्तकों का समूचित आदर और सत्कार करना प्रत्येक मनुष्य का कर्तव्य है। यही इस्लाम की शिक्षा है।

4) हजरत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम अल्लाह की ओर से अन्तिम शरीअत (धर्म विधान) लाने वाले अवतार हैं। आप सभी अवतारों में शिरोमणि और ‘खातमुन्नबीय्यीन’ है।

5) अरबी भाषा अन्य सभी भाषाओं की जननी और ‘मो’ है।

## विश्वव्यापी जमाअत अहमदिय्या का संक्षिप्त परिचय

जमाअत अहमदिय्या एक विश्वव्यापी इस्लामी सम्प्रदाय है जो गत सौ वर्षों से भी अधिक समय से अन्तर्राष्ट्रीय स्तर पर मानवता की सेवा करते हुए, विश्व के 143 देशों में फैल चुकी है और लग-भग डेढ़ करोड़ पवित्रात्मीय भक्तों को एक ही आध्यात्मिक नेतृत्व के अधीन करके, और समस्त शैतानी हमलों को अल्लाह की सहायता से परास्त करती हुई दिन दुगुनी रात चौगुनी उन्नति करती जा रही है।

एक नई जमीन और एक नए आसमान की रचना करने का महान उद्देश्य लेकर और समूचे विश्व की आध्यात्मिक और नैतिक उन्नति हेतु, समस्त भूमण्डल पर सत्य का राज करते हुए जमाअत अहमदिय्या सफलता और विजय के एक नए युग में प्रवेश कर चुकी है।

भारत के प्रांत पंजाब, जिला गुरदासपुर के एक अज्ञात गांव कादियान में जमाअत अहमदिय्या के संस्थापक हजरत मिर्जा गुलाम अहमद साहिब अलैहिस्सलाम 1835 ई० में पैदा हुए। आपने यह दावा किया कि अन्तिम युग में प्रकट होने वाले जिस अवतार के सम्बन्ध में समस्त धर्मग्रन्थों में जो भविष्यवाणियां हैं, उनका परि-पूरक मैं ही हूँ। अपने दावा किया कि मैं मुसलमानों के लिए ‘मसीह-त्र-महदी’ मौऊद’, इसाइयों के लिए ‘यसू मसीह’ वीद्धों के लिए ‘मैत्रेय बुद्ध’ और हिन्दुओं के लिए ‘कल्कि अवतार’ और कृष्ण हूँ।

जमाअत अहमदिय्या की स्थापना का उद्देश्य तोहीद (ऐकेश्वर-वाद) की विजय, समस्त धर्मों, जातियों और सम्प्रदायों के लोगों में परस्पर ऐक्यता और भ्रातृ-भाव स्थापित करना और विश्व में एक नई सभ्यता और संस्कृति का निर्माण करना है। इस महान उद्देश्य की पूर्ति के लिए संसार के कोने-कोने में जमाअत अहमदिय्या के प्रचारक प्रयत्नशील हैं।

अल्लाह अपने ‘इल्हाम’ (ईशवाणी) द्वारा हजरत मिर्जा गुलाम अहमद साहिब कादियानी अलैहिस्सलाम को सूचना दी कि :

“संसार में एक चेतावनी देने वाला आया परन्तु संसार ने उसे स्वीकार नहीं किया। किन्तु खुदा उसे स्वीकार करेगा और बड़े जोरदार हमलों से उसकी सच्चाई को स्पष्ट कर देगा।”

इसी प्रकार अल्लाह ने आपको यह शुभ सूचना भी दी कि :

“मैं तेरी तल्लीग (प्रचार को जमीन के किनारों तक पहुंचाऊंगा। मैं तूके बरकत (वरदान) पर बरकत दूंगा यहां तक कि वादशाह तेरे कपड़ों से बरकत ढूँढेंगे।”

अल्लाह के इन वायदों के अनुसार पांचों महाद्वीपों में आपके अनुयायी एक कुशल नेतृत्व के अधीन योजनाबद्ध ढंग से सत्य का प्रचार कर रहे हैं।

## विशेष मान्यताएं :

- 1) धर्म के नाम पर शस्त्र उठाना इस युग में वर्जित है। इस समय ‘जिहाद’ प्रचार और प्रसार से होगा न कि तलवार से।
- 2) हजरत यसू मसीह अलैहिस्सलाम की सूली पर मृत्यु नहीं हुई थी। आप न इस अभिशाप्त मृत्यु से बच कर आप ईरान और अफगा-★



6) हजरत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम के पवित्र ईश्वरणीय सिलसिला बंद नहीं हुआ। ईश्वर अपने मौजूद होने का सबूत देता है और मानव के साथ अपने शाश्वत सम्बंध को दर्शाने के लिए प्रबु भी अपने प्रियजनों से वार्तालाप करता है और ईश्वरणीय सिलसिला क्रयामत तक जारी है और खुदा से वार्तालाप का यह सौभाग्य हजरत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम के मार्ग दर्शन पर चलने से ही प्राप्त हो सकता है।

7) हजरत बाबा नानक साहिब परमात्मा के उन महान और पवित्र भक्तों में से थे जिन्होंने परमात्मा की विशेष अनुग्रह और अनुकम्पा का प्रसाद प्राप्त किया है। आप हिन्दुओं और मुसलमानों में मैत्री भाव, शान्ति और सद्भाव प्रतिष्ठापित करने आए थे।

## जमाअत अहमदिय्या की विशेषताएं :

1) संसार में केवल जमाअत अहमदिय्या ही वह संस्था है जिसमें खिलाफत की प्रणाली स्थापित है। जमाअत के संस्थापक हजरत मिर्जा अहमद साहिब कादियानी अलैहिस्सलाम के स्वर्गवास के पश्चात् आपके खलीफा (उत्तराधिकारी) जमाअत का नेतृत्व कर रहे हैं।

2) विश्व भर के सारे अहमदी खिलाफत के अध्यात्मिक नेतृत्व के अंतर्गत शरीर के अंगों की भांति संगठित और संयुक्त हैं।

3) जमाअत अहमदिय्या अन्तर्राष्ट्रीय स्तर पर इस्लाम धर्म का प्रचार कर रही है। लगभग सभी देशों में इस्लाम के प्रचार केन्द्र स्थापित हैं। कादियान (भारत) और रवाह (पाकिस्तान) और अफ्रीका के धर्म-शिक्षा केन्द्रों से प्रचारक ज्ञान की ज्योति प्राप्त करके सारे विश्व में फैल रहे हैं।

4) धार्मिक सहिष्णुता और मानवीय भातृ-भाव जागृत करने के लिए जमाअत अहमदिय्या प्रतिवर्ष सर्वधर्म सम्मेलन और हजरत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम के पावन जीवन-चरित्र पर अधिवेशन आयोजित करती है।

5) जमाअत अहमदिय्या ने इस्लामी शिक्षाओं के अनुरूप एक अर्थ-व्यवस्था स्थापित की है। अनिवार्य और ऐच्छिक चन्दों पर आधारित यह विभाग दिन प्रतिदिन सुदृढ़ होता जा रहा है। एक मजबूत बैतुलमाल (आर्थिक विभाग) जमाअत अहमदिय्या के खलीफा के निरीक्षण में काम कर रहा है।

6) जमाअत अहमदिय्या में प्रत्येक वर्ग के आध्यात्मिक तथा नैतिक विकास, हेतु, युवकों के लिए 'मजलिस खुद्दाम-उल-अहमदिय्या' वृद्धों के लिए 'मजलिस अन्साहल्लाह', बच्चों के लिए 'मजलिस अतफाल-उल-अहमदिय्या, महिलाओं के लिए 'लजना इमाइल्लाह' और बालिकाओं के लिए 'नासिरात-उल-अहमदिय्या' नामक उप-संस्थाएं काम कर रही हैं।

7) जमाअत के छोटे-मोटे झगड़ों को निपटाने के लिए जमाअत अहमदिय्या में एक विभाग स्थापित है, जिसके द्वारा उनके अधिकारों की रक्षा की जाती है। फैसलों से सम्बन्धित आखरी निर्णय जमाअत अहमदिय्या के खलीफा का होता है। ★

## कहो हक़ान तहरीक जदीद

जैसा कि आप सब को ज्ञात है कि तहरीक जदीद के नव वर्ष का आरम्भ 1 नवंबर से हो चुका है। अतः अब सबसे निवेदन है कि अपने पिछले साल के चन्दे शत प्रतिशत अदा कर दें।

तहरीक जदीद एक इलाही तहरीक है जिसकी बुनियाद हजरत मिर्जा वशीद्दीन महमूद अहमद साहिब, द्वितीय खलीफा ने 1934 ई० में रखी। यह इस्लाम धर्म की अन्तर्राष्ट्रीय मिजय के लिए एक संघर्ष हैं और इसमें जो लोग अपना योगदान डालेंगे उनके लिए सतत् पुण्य कमाने का एक साधन है जो मरणोपरान्त भी उन्हें पहुंचता रहेगा। अतः इस तहरीक में शामिल होना हर अहमदी का कर्तव्य है। हजरत मिर्जा ताहिर अहमद साहिब, इमाम जमाअत अहमदिय्या ने अपने खुतबा दिनांक 5 नवम्बर, 1993 में जमाअत अहमदिय्या के उप-संस्थाओं (मजलिस अन्साहल्लाह, खुद्दाम अहमदिय्या, लजना इमाइल्लाह) पर यह जिम्मेदारी डाली है कि वे जमाअत के प्रत्येक वर्ग के लोगों को इस तहरीक में शामिल करें। इसी प्रकार जमाअत अहमदिय्या में प्रवेग होने वाले नए लोगों को भी इस में शामिल किया जाए।

★ 8) विश्व की विभिन्न भाषाओं में इस्लामी साहित्य के प्रकाशन के लिए भी जमाअत में एक अलग विभाग कार्यरत है। आधुनिक छापे-खानों में लगभग एक सौ से अधिक भाषाओं में लिटरेचर प्रकाशित करके दुनिया के कोने-कोने में फैलाया जाता है। पवित्र कुर्आन के अनुवाद का एक सौ भाषाओं में प्रकाशन करने की योजना भी इसके अन्तर्गत आती है अब तक 52 भाषाओं में पवित्र कुर्आन का अनुवाद प्रकाशित किया जा चुका है।

9) अफ्रीका और विश्व के अन्य गरीब देशों में जमाअत ने बहुत से स्कूल और हस्पताल स्थापित किए हैं जिनके द्वारा निम्न वर्ग के लोगों को उपर उठाने का शभ कार्य सम्पन्न हो रहा है।

10) जमाअत अहमदिय्या धार्मिक कट्टरवाद और साम्प्रदायिकता का घोर विरोध करती है।

जमाअत अहमदिय्या विश्व के कोने-कोने में फैली हुई है और हर देश में वहां की सरकार के साथ पूरी वफादारी से रहती है। किसी भी देश में किसी प्रकार का संवैधानिक उल्लंघन नहीं करती।

हजरत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम के पवित्र कथन 'हुव्वल वतने मिनल ईमाने' अर्थात् अपने देश से प्रेम करना ईमान का हिस्सा है, का पालन करते हुए समकालीन सरकार के साथ पूरी निष्ठा, वफादारी और आज्ञाकारिता के साथ रहना जमाअत अहमदिय्या का विशिष्ट सिद्धांत हैं।

जमाअत अहमदिय्या का आधारभूत उद्देश्य लोगों को अल्लाह की ओर बुलाना है। जमाअत अहमदिय्या के खलीफाओं ने जीवन का जो लक्ष्य हमारे सम्मुख प्रस्तुत किया वह यह है :

“मुह्वत सब के लिए, नफरत किसी से नहीं”

इस प्रकार जमाअत अहमदिय्या समस्त भूमण्डल पर 'मानवता अमर रहे' का जयघोष करती हुई उन्नति के पथ पर निरंतर अग्रसर है।

For Dollo Supreme

CTC TEA

In 100 & 200 Gms. Pouche

Contact : Tass & Company

P-48 Princep Street, Calcutta-700072

Phones : 263287, 279302

लैडर बैलट, बैग, जैकेट व बैलट आदि

के उत्तम निर्माता

मै: निशा लैडर

19, ए जवाहरलाल नेहरू रोड़, कलकत्ता-700081